







19

مجلہ تحریک طالبان پاکستان

صفرالمظفر ۱۴۴۵ ھ ق بمطابق ستمبر ۲۰۲۳ ء

1. ترقی کرتا افغانستان اور اشرافیہ کا پاکستان
2. 14 اگست، 30 سے زائد حملے، اسلام آباد میں پشتونوں کا جلسہ اور امارت اسلامیہ کے بیانات
3. المیہ ہی المیہ، اہلیان پاک سرزمین پر

@umarmedia

HTTP://T.ME/TTPMAGAZINE

HTTP://WWW.UMARMEDIA.BZ

فہرست



اداریہ

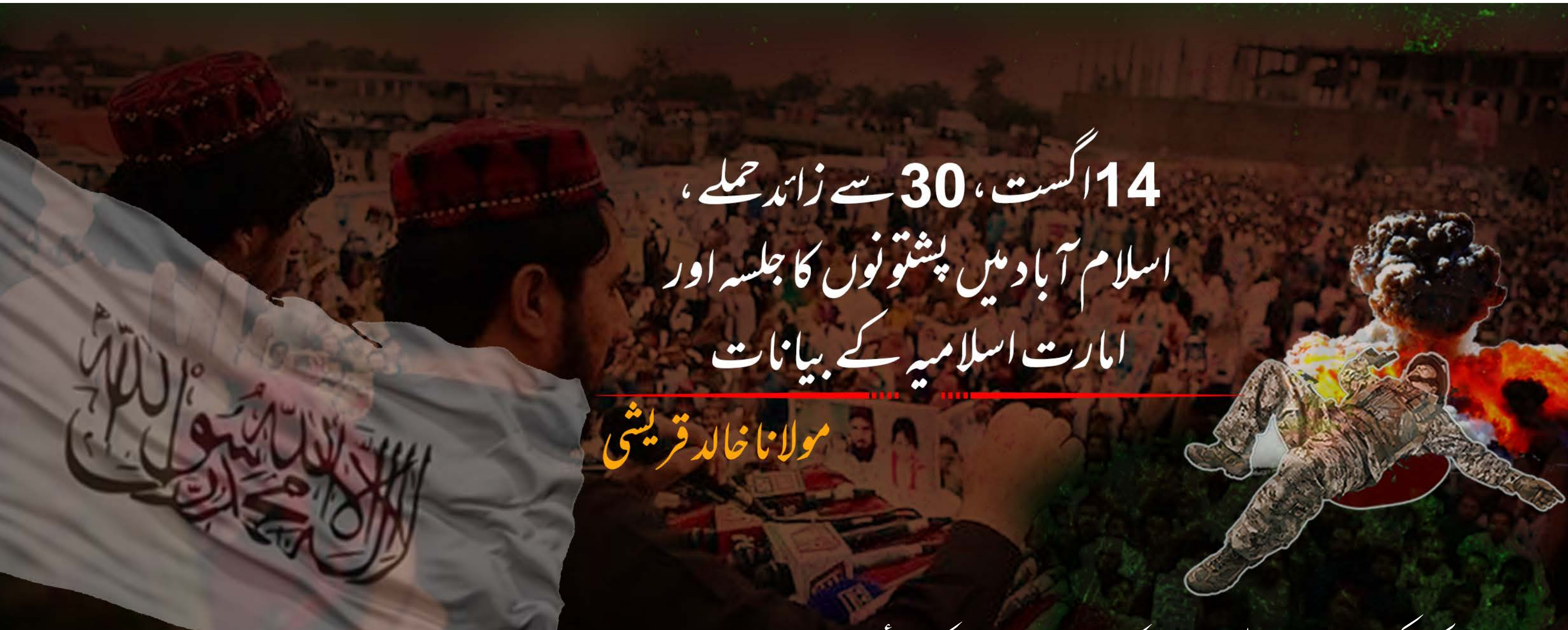
امارت اسلامیہ افغانستان ,
امارت اسلامیہ پاکستان

دوسال قبل امارت اسلامیہ افغانستان نے طاقت کے نشے میں مست امریکہ اور نیٹو کے جبر واستبداد کو ناکوں چنے چبوائے اور وقت کے فرعونوں کو اسلام کی عزت وشوکت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا اوران کے غرور وتکبر کو خاک میں ملادیا الحمد للہ امریکی انخلاء کے بعد سے آج تک امارت اسلامیہ افغانستان دوبارہ اپنے ملک کو شریعت مطہرہ کی بہاریں دکھلانے میں مسلسل مصروف عمل ہے اگرچہ ابھی امارت اسلامیہ کے دوبارہ قائم ہوئے صرف دوسال گزرے ہیں مگر جرائم کی روک تھام، عدل وانصاف کا قیام، فوری انصاف کی فراہمی، عوام الناس کی فلاح وبہبود اور معاشی ترقی کا سفر تیزی سے جاری ہے اور یہ ان لوگوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو یہ کہتے تھے کہ ان داڑھی پگڑی والوں کی اوقات کہاں کہ کسی ملک کا نظام حکومت چلائیں مگر طالبان عالیشان نے افغانستان میں مثالی نظام حکومت قائم کرکے پوری دنیا کو یہ بتادیا ہے کہ نظام مملکت ان داڑھی پگڑی والوں سے بہتر کوئی نہیں چلا سکتا اور آج پوری دنیا اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے

دوسری طرف مملکت خداداد پاکستان ہے جہاں پچھلے سالوں سے ظالم وناپاک فوج قابض ہے اور ملک پاکستان کے سیاہ وسفید کی مالک بنی بیٹھی ہے اور ظلم وستم، قتل عام، کرپشن، اور ہر غیرقانونی کاروبار میں ملوث ہے اس فوج کی پالیسیوں کی وجہ سے آج پاکستان کے شہری زندگی کے بدترین

فوج کی پالیسیوں کی وجہ سے آج پاکستان کے شہری زندگی کے بدترین دور سے گزرر ہے ہیں غریب کے منہ سے روٹی کا نوالہ تک چھین لیا گیا ہے غریب والدین غربت سے تنگ آکراپنے معصوم بچوں کو قتل کرکے خودکشیاں کررہے ہیں، مگر بنیادی انسانی اخلاقیات سے عاری ملک پاکستان پر قابض یہ جرنیل اور سیاسی ٹولہ اس ملک کے خزانہ لوٹنے اوراپنے ہی ہم وطنوں کا خون بہانے میں مسلسل مصروف عمل ہے

ان تمام ترتاریک حالات کے باوجود بحمداللہ امید کی کرن تحریک طالبان پاکستان میدان عمل میں موجود ہے، جس کے مجاہدین جانی ومالی قربانیاں دے کراپنے خون سے اس ملک کی تقدیر لکھ رہے ہیں تحریک کی قوت میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اور یہی تحریک وہ لشکر ثابت ہوگا جو فاتح بن کر اس ملک میں امارت اسلامیہ افغانستان کی طرز پر اسلامی نظام حکومت قائم کرے گا اور عدل وانصاف، امن واخوت، معاشی استحکام اور عوامی فلاح وبہبود پاکستان اوراس میں بسنے والے شہریوں کا مقدر بنے گا اور یہ خطہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بجائے امارت اسلامیہ پاکستان کہلائے گا ان شاء اللہ



14 اگست، 30 سے زائد حملے، اسلام آباد میں پشتونوں کا جلسہ اور امارت اسلامیہ کے بیانات

مولانا خالد قریشی

پچھلے کئی سالوں سے یعنی جب پاکستان عوام فوج کے حقائق جان چکی ہے، جشن آزادی کا وہ مزہ نہیں رہا جس سے کبھی ملک بھر کے تقریبا تمام ناسمجھ بچے محظوظ ہوا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے جب ہم یکم اگست سے اپنی جیب خرچ سے روزانہ ایک ایک، دو دو روپے بچا کر یوم آزادی کیلئے جھنڈیاں اور بیج وغیرہ خریدتے تھے اور کسی رشتہ دار کے ساتھ محمد علی جناح کے مزار پر جانے کی کوشش کرتے تھے، مگر اب وہ دن پاگل پن، ناسمجھی اور کج فہمی کے لگتے ہیں کہ آخر ہمیں کونسی آزادی حاصل تھی جو ہم اسے مناتے رہے۔ بس یہی آزادی! کہ برطانوی فوج اپنے پالے ہوئے فوجی نما ہم پر مسلط کر کے جا چکے۔

میرے اندازے کے مطابق پچھلے بیس سے پچیس سال پاکستانی قوم رفتہ رفتہ آزادی کے نام پر دیئے گئے دھوکے کو سمجھ پارہی ہے۔ واللہ اعلم۔ بات یہ ہے ابتداء میں اسلامی مملکت کا جذبہ، پھر نمبر ون فوج کا گھمنڈ پھر مار خوروں کی شہ سرخیاں اور پھر آزاد جمہوری ملک کے نعروں میں پسی اور پھنسی ہوئی قوم کو حقائق جاننے میں اتنا ہی عرصہ درکار تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس پچھلے دو سالوں کے دوران سوشل میڈیا صارفین نے ""نمبر ون فوج""، ""بٹن دباتے ہی انڈیا کی تباہی""، ""ایٹمی ملک کا گھمنڈ"" اور ""مار خوروں کی چالاکی"" پر کیسے کیسے میمز بنائے۔ یہ سب دِکھتا تو مذاق ہے مگر یہ دل کی باتیں ہیں، جو جدید طرز کے ساتھ زبان اور قلم پر آرہی ہیں۔

خیر، یہ سب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سال آپ نے چودہ اگست، یوم آزادی یا جشن آزادی کے موقع پر عوامی مزاحمت، سیاسی بیانات، مسلح وغیر مسلح جدوجہد ضرور دیکھ اور سن لی ہوگی۔ ۱۴ اگست کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ملک کے سات اضلاع میں بیس سے زائد حملے کیے اور اس کے علاوہ بلوچ حریت پسندوں نے بھی دس سے زائد حملے کیے، جن میں سیکیورٹی فورسز کو بڑی تعداد میں جانی و مالی نقصان پہنچا۔

اگلے روز یعنی ۱۵ اگست کو دوسرے یوم فتح کابل کے موقع پر امارت اسلامیہ افغانستان کے وزیر دفاع ملا محمد یعقوب مجاہد حفظہ اللہ کے بیان نے "کہ ہمارے پڑوسی اندرون ممالک مسائل کو انتہائی بے شرمی کے ساتھ ہم پر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں" اور برطانوی سامراج سے ۱۰۴ویں یوم آزادی کے موقع پر افغان وزیر داخلہ خلیفہ سراج الدین حفظہ اللہ کے اسی نوعیت کے بیان نے ایک بار پھر پاکستان کو لاجواب کر دیا۔ بلکہ اسی ماہ ترجمان امارت اسلامیہ ذبیح اللہ مجاہد صاحب کے ایک الزامی جواب "کہ ہمارے ہاں بھی پاکستانی داعشی مارے گئے اور قید میں بھی ہیں" نے گویا حکومت پاکستان کی سانس روک دی۔

تین روز بعد یعنی ۱۸ اگست کو پاکستان کے دل اسلام آباد میں پشتون قوم نے باجود رکاوٹوں کے شاندار اور پر جوش جلسہ منعقد کیا اور ہزاروں مظلوم پشتون و بلوچوں نے اس میں شرکت کر کے فوج اور آئی ایس آئی کے ہتھکنڈوں کی بھرپور مخالفت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ یہ قوم اب تک خود کو آزاد نہیں مانتی، بلکہ ان کا ماننا یہ ہے کہ ابھی برطانیہ کی دی ہوئی دہشتگرد فوج سے آزادی کی ضرورت ہے۔

محترم پاکستانی بھائیو!

اس سب صورتحال کو دیکھتے ہوئے کہ ملک میں مختلف طریقوں کے ساتھ فوج و حکومت کی معقول مخالفت کی جا رہی ہے، حکومت بے بس اور لاچار ہے، ملک مذہبی و سیاسی طور پر غیر مستحکم ہے، بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ ہم اب تک آزادی کا مزہ چکھ بھی نہ سکے ہیں، آپ کیسے آزادی کا جشن مناتے ہیں؟

ایک طرف ریاست نے مذہب کو دبا رکھا ہے جس کا نام لیکر یہ ملک وجود میں لائے۔

دوسری طرف ریاست دو بڑی قوموں کے زمینی و مالی حقوق ہڑپ چکی ہے اور اس سلسلے میں ابھی آزادی کی جنگ جاری ہے۔

پڑوسی ممالک کے اندرونی مسائل میں مداخلت کی ناکام کوشش کرتے کرتے ہر حکومت خود کو قوم کے سامنے ذلیل کر کے رخصت ہوتی ہے۔

ریاست اتنی آزادی کی حامل نہیں کہ امریکہ کی اجازت کے بغیر دوست مسلم ملک کو رسمی طور پر تسلیم کر سکے۔

آخر یہ غلامی نام کس چیز کا ہے؟

ہمیں تو یہی سمجھ آتا ہے کہ آپ تبھی آزاد ہیں جب آپ کو مذہبی، جغرافیائی، مالی و جانی آزادی حاصل ہو۔

لہذا، آپ بھی اٹھیں اور آزادی کی جنگ لڑنے والے مظلوموں کا ساتھ دیں تاکہ آزادی اور حقیقی اسلامی ملک میں زندگی گزارنے کے زندگی کے شاندار لمحات سے محظوظ ہو سکیں

تذکرہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

استاد ذاکر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ وہ برگزیدہ ہستی ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زمین و آسمان نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر دل کا سچا کوئی نہ دیکھا ہوگا"۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اصل نام "جندب بن جنادہ" تھا۔ آپ اپنی کنیت ابوذر سے مشہور تھے۔ آپ کا تعلق "غفار" قبیلے سے تھا جو کہ "ودان" نامی بستی میں آباد تھا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جرأت، دانش مندی، معاملہ فہمی اور دور اندیشی میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ زمانۂ جاہلیت سے ہی شرک اور بت پرستی سے نفرت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا کہ مکہ معظمہ میں نئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ظہور ہو چکا ہے تو آپ نے اپنے بھائی انیس رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ کیا کہ وہ وہاں جا کر نئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں معلومات حاصل کریں کہ ان کی دعوت کیا ہے؟ اور وہ کس طرف بلاتے ہیں؟۔ اپنے بھائی کے حکم کی تعمیل میں جناب انیس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضری دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو غور سے سنا اور وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر واپس اپنے وطن کی طرف لوٹ آئے اور آکر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو پوری کارگزاری سنائی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شخصیت ہیں جو لوگوں کو اعلی اخلاق کی دعوت دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بہت ہی پر اثر اور مربوط ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سے پوچھتے ہیں کہ لوگوں کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عام لوگ انہیں جادوگر، نجومی اور شاعر سمجھتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی کے جواب سے تشفی نہ ہوئی لہذا انہوں نے خود بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے کا فیصلہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زاد راہ لے کر پیدل مکہ معظمہ پہنچے۔ انیس رضی اللہ عنہ نے انہیں خبردار کر دیا تھا کہ مکہ کے لوگوں سے ہوشیار رہنا کیوں کہ جو بھی نئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتا ہے اور ان کی دعوت قبول کر لیتا ہے تو مکہ کے لوگ اس کے جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ لہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بہت ہی محتاط تھے اور کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال بھی نہ کر سکے اور مسجد میں بیٹھ گئے وہاں آپ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ایک اجنبی مسافر کو دیکھا تو انہیں اپنے گھر لے گئے اور ان کی خوب خاطر مدارت کی مگر مکہ آنے کی وجہ دریافت نہ فرمائی ۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا، تیسرے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مکہ معظمہ آنے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے آپ سے وعدہ لیا کہ میں اسی شرط پر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی آمد کا مقصد بتلایا کہ میں نے سنا ہے یہاں ایک نئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے ہیں، میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اور ان کی باتیں اپنے کانوں سے سننا چاہتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی یہ بات سنی تو ان کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تفصیلی معلومات بھی فراہم کیں اور اگلے دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

تذکرہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

دیکھ کر فرمایا "السلام علیک یارسول اللہ " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا "وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "۔ تاریخ اسلام میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے سلام کا یہی انداز مسلمانوں میں رائج ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید سنایا، چنانچہ انہوں نے اسی مجلس میں اسلام قبول کر لیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ چوتھے یا پانچویں صحابی ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ مکہ میں رہنا خطرے سے خالی نہیں لہذا اپنے وطن واپس چلے جائیں اور وہاں جا کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اور جب یہ دیکھیں کہ اسلام کا غلبہ ہو گیا ہے تو میرے پاس تشریف لے آئیں ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں ایک دفعہ علی الاعلان مشرکین مکہ کے سامنے کلمہ توحید پڑھوں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا تو مشرکین مکہ آپ پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو آکر بچایا اور مشرکین مکہ کو خبردار کیا کہ یہ قبیلہ غفار کا فرد ہے، کیا تم لوگ قبیلہ غفار سے دشمنی مول لینا چاہتے ہو؟ چنانچہ مشرکین نے آپ کو چھوڑ دیا۔

آپ رضی اللہ عنہ واپس اپنے وطن روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر اپنے بھائی اور خاندان کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قبیلہ غفار میں ہی رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں بہت ترجیح دیتے اور ان کا خیال رکھتے ۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بے چین رہنے لگے اور بالآخر ملک شام روانہ ہو گئے

عہد صدیقی و فاروقی کے بعد جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ دنیا کی چکا چوند میں پڑ چکے ہیں اور آخرت سے غفلت مسلمانوں کے اندر سرایت کر چکی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خبردار کرنا شروع کر دیا جس سے بعض لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی تنقید سے تنگ ہونے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں "ربذہ" نامی بستی جو کہ مدینہ کے قریب ہی تھی وہاں منتقل ہو جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہاں جا کر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے الگ تھلگ ایک چھوٹے سے گھر میں رہنے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ زہد و تقوی کے پیکر تھے، دنیا سے کنارہ کش اور ہمیشہ آخرت کی فکر میں لگے رہتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا تو بہت حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ کا سامان کہاں ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا ایک دوسری جگہ گھر ہے اچھا ساز و سامان ہم وہاں بھیج دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ شام کے گورنر نے آپ کی خدمت میں تین سو دینار بھیجے اور کہا کہ انہیں اپنی ضروریات میں خرچ کر لیں تو آپ نے وہ دینار واپس بجھوا دیے کہ آپ کو اپنے علاقے میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مفلوک الحال نظر نہیں آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی پیروی میں گزار دی اور ان کی تعلیمات سے بال برابر بھی پیچھے نہ ہٹے یہاں تک کہ سن ۳۲ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

ترقی کرتا افغانستان اور اشرافیہ کا پاکستان

عبداللہ مجاہد



آج جب میں یہ کالم لکھ رہا ہوں، افغانستان کے نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور ملا عبد الغنی برادر ایک اہم تجارتی وفد کے ہمراہ ترکی کے دورے پر ہیں، ترکی کے ساتھ اہم اقتصادی و تجارتی معاملات پر معاہدے ہو رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ چند ہفتے قبل افغان ریلوے اتھارٹی کے سربراہ پاکستان آئے تھے اور پاکستان، افغانستان اور ازبکستان کے درمیان ریلوے لائن بچھانے سے متعلق ایک معاہدہ کر گئے تھے جس میں ازبکستان کے وزیر بھی شریک تھے۔ اسی طرح افغانستان ایک اور لائن جنوبی علاقے میں بھی بچھانے کی تیاری میں ہے جو کہ افغانستان کے صوبہ ہرات سے ایران اور پھر ترکی تک جائے گی، جہاں سے آگے یورپ تک تجارت کی راہ ہموار ہو گی۔ اسکے علاوہ درجنوں بڑے منصوبے افغانستان میں جاری ہیں جن میں زراعت، توانائی، صنعت اور معدنیات وغیرہ اہم ہیں۔

یہ سب باتیں واضح کرتی ہیں کہ افغان طالبان اپنے ملک و قوم سے مخلص ہیں اور دیانت داری اور جذبے اور لگن سے اپنا کام کر رہے ہیں۔

عالی قدر امیر المومنین شیخ القرآن والحدیث مولوی ہبۃ اللہ اخندزادہ نے عید الاضحی کے موقع پر جاری کیے گئے بیان میں فرمایا تھا:

"اقتصادی حوالے سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اندازے جس میں یہاں اقتصادی سقوط اور مکمل بحران کی پیش گوئی کی جارہی تھی اللہ تعالی کے فضل سے غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اپنی قریبی تاریخ میں پہلی بار ملک اقتصادی لحاظ سے خود کفیل ہوا ہے اور تعمیر نو، زراعت، آب پاشی، سڑکوں کی تعمیر، معدنیات کے اخراج اور دیگر شعبوں میں اہم اقدامات شروع کر دیے گئے ہیں اور سب زیر عمل ہیں۔"

دوسری طرف پاکستان ہے جہاں ساری تگ و دو اور بیرون ممالک کے دورے صرف قرض اور امداد کے لیے کیے جارہے ہیں، تاکہ اپنی شاہانہ عیاشیوں میں کمی نا ہونے پائے۔ ایک طرف افغانستان الحمد للہ معاشی طور پر خود کفیل ہو رہا ہے دوسری طرف پاکستان دن بدن معاشی تنزلی کا شکار ہو رہا ہے اور سارا معاشی بوجھ یہ پاکستان کی غریب اور مظلوم عوام پر ڈال دیتے ہیں مگر حکومتی فضول خرچیوں کو ختم نہیں کرتے۔

معدنیات کی بات کی جائے تو اللہ تعالی نے پاکستان کو معدنی وسائل سے نوازا ہے لیکن ہماری اسٹیبلشمنٹ ایسا کوئی منصوبہ نہیں بناتی جس میں ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہو۔
شمالی وزیرستان میں جہاں معدنیات کا پروغیرہ نکل رہا تھا اس پر معروف صحافی حامد میر نے ایک پروگرام کیا تھا، اس پروگرام کے ایک انٹرویو میں ایک انجینئر بتا رہے تھے کہ یہاں ۶ ہزار ارب ڈالر کے معدنی ذخائر ہیں۔ میری طرح سب کی ہی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی ہونگی۔ مگر ہم تاریخ سے واقف ہیں اس لیے ان حکمرانوں اشرافیہ سے زیادہ امید نہیں لگا سکتے۔ یہی نہیں اس پروگرام میں یہ نکتہ بھی سامنے آیا کہ ان معدنی ذخائر سے فائدہ اٹھانے میں اشرافیہ رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اشرافیہ کو صرف اپنا مفاد عزیز ہے۔ حال ہی میں جو زرعی انقلاب کی باتیں ہو رہی ہیں اس میں بھی ایسا نظام بنایا جارہا ہے کہ یہی مافیا زراعت پر قابض ہو جائیں گے اور ملکی وسائل پر ہاتھ صاف کریں گے حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ غیر آباد زمین مقامی غریب کسانوں کو دی جاتی جنہیں وہ اپنی محنت سے آباد کرتے اور بہترین روزگار کے ساتھ ملکی معیشت اور زراعت میں بھی بہتری لاتے اور پاکستان کو خوراک میں خود کفیل کرتے۔ یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ پاکستانی اشرافیہ ہی ملکی مسائل کی اصل ذمہ دار ہے، یہ ہماری اشرافیہ کی بڑی ناکامی ہے کہ عرب ملکوں سمیت کئی اہم مسلم مما لک کے پاکستان سے بھی زیادہ اچھے تعلقات بھارت کے ساتھ ہیں اسکی بنیادی وجہ صرف ہماری اشرافیہ کی لالچ اور خود غرضی اور مفاد پرستی ہے۔ کوئی پاکستان پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں ہے۔

۲۱ جولائی کو فرائیڈے سپیشل میگزین میں اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ترقیاتی پروگرام کے پاکستان کے ڈائریکٹر کا انٹرویو شائع ہوا جس میں انہوں نے کہا "اس ملک میں کوئی بھی حقیقی تبدیلی اسی وقت آئے گی جب یہاں کی اشرافیہ (اعلی افسران، سیاست دان، بزنس مین، سیلیبریٹیز وغیرہ) ملک کے اجتماعی اور وسیع تر مفاد میں اپنے قلیل المیعاد انفرادی اور خاندانی مفادات کی قربانی دینے پر راضی ہونگے۔ اگر پاکستان کو ایک جدید اور ترقی یافتہ ملک بنانا ہے تو بنیادی خامیوں کو دور کرنا ہوگا



اذنِ امام، اولوالامر، بغاوت اور شہید

قسط (4)

مولانا عبدالحکیم صاحب

تیسرا موضوع:

پاکستانی فوج کے خلاف مسلح قیام کرنے والے باغی نہیں ہیں

پاکستانی حکومت اور فوج مجاہدین کے خلاف یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اسلامی حکومت اور اسلامی حکمرانوں کے خلاف جنگ شروع کی ہوئی ہے اس لیے یہ لوگ باغی ہیں۔

اس کے جواب کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ باغی کسے کہتے ہیں؟ حاکم کے خلاف لڑنے والے ہمیشہ باغی نہیں ہوتے بلکہ کبھی افضل درجہ کے مجاہد بھی ہوتے ہیں،اسے سمجھنے کے لیے باغی کی تعریف سمجھنے کی ضرورت ہے۔

علامہ حصکفی رحمہ اللہ "الدر المختار" میں باغی کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَشَرْعًا (هُمْ الْخَارِجُونَ عَنْ الْإِمَامِ الْحَقِّ بِغَيْرِ حَقٍّ) فَلَوْ بِحَقٍّ فَلَيْسُوا بِبُغَاةٍ (الدر المختار)

علامہ شامی رحمہ اللہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَالْبَاغِي فِي عُرْفِ الْفُقَهَاءِ الْخَارِجُ عَلَى إمَامِ الْحَقِّ ... وَفِئَةٌ بَاغِيَةٌ: خَارِجَةٌ عَنْ طَاعَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ ... (قَوْلُهُ: وَبُغَاةٌ) هُمْ كَمَا فِي الْفَتْحِ قَوْمٌ مُسْلِمُونَ خَرَجُوا عَلَى إمَامِ الْعَدْلِ وَلَمْ يَسْتَبِيحُوا مَا اسْتَبَاحَهُ الْخَوَارِجُ مِنْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَسَبْيِ ذَرَارِيِّهِمْ. (الرد المحتار)

یہی بات امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب "روضۃ الطالبین" میں بھی فرماتے ہیں:

الْبَاغِي فِي اصْطِلَاحِ الْعُلَمَاءِ: هُوَ الْمُخَالِفُ لِإِمَامِ الْعَدْلِ، الْخَارِجُ عَنْ طَاعَتِهِ بِامْتِنَاعِهِ مِنْ أَدَاءِ وَاجِبٍ عَلَيْهِ (روضة الطالبين للنووي)

"علماء کی اصطلاح میں باغی اسے کہتے ہیں کہ جو امامِ عادل کے خلاف ہو،اس کی طاعت سے نکل جائے،اپنے اوپر امام کے واجب حقوق نہ ادا کرنے کے ذریعے۔"

یہی بات تمام کُتُبِ فقہ میں موجود ہے،یعنی باغی اسے کہتے ہیں کہ جو ایک عادل امام کے خلاف لڑے،اور اسی طرح باغی جماعت اسے کہتے ہیں کہ جو عادل امام کی اطاعت سے باہر ہو جائے،ان کی اطاعت سے نکلے اور ان کے حقوق نہ ادا کرے،لیکن اگر کوئی شخص ایسے امام کے خلاف قیام کرے کہ جو ظالم و فاسق ہو،یا لوگوں کو بے دینی پر مجبور کرے،ایسا نظام بنائے کہ جس کی وجہ سے لوگوں میں دین کا استخفاف اور دین کی طرف سے غفلت پیدا ہو تو ایسے شخص کو باغی نہیں کہا جائے گا،بلکہ وہ افضل جہاد کرنے والا مجاہد ہے۔ ایک مقام پر علامہ شامی رحمہ اللہ اسی بات کی صراحت فرماتے ہیں:

وَيَأْتِي تَمَامُ بَيَانِهِ (قَوْلُهُ: وَتَمَامُهُ فِي جَامِعِ الْفُصُولَيْنِ) حَيْثُ قَالَ فِي أَوَّلِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ: بَيَانُهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ إذَا اجْتَمَعُوا عَلَى إمَامٍ وَصَارُوا آمِنِينَ بِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ لِظُلْمٍ ظَلَمَهُمْ بِهِ فَهُمْ لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْبَغْيِ، وَعَلَيْهِ أَنْ يَتْرُكَ الظُّلْمَ وَيُنْصِفَهُمْ. (رد المحتار)

یعنی اگر مسلمان کسی حاکم پر متفق ہوں اور اُس کی وجہ سے پُر امن ہوں اور کوئی جماعت مسلمانوں میں سے اس کے خلاف خروج کرے تو اس میں دیکھا جائے گا کہ اگر انہوں نے یہ خروج امام کے ظلم کی وجہ سے کیا ہو گا تو انہیں اس خروج کی وجہ سے باغی نہیں کہا جائے گا، اور حاکم پر لازم ہو گا کہ وہ ان پر ظلم کرنا چھوڑ دے اور ان کو انصاف فراہم کرے۔

شہیدِ اسلام مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ "آپ کے مسائل اور اُن کا حل" کی دوسری جلد میں فرماتے ہیں کہ طالبان کا جہاد شرعی جہاد ہے:

سوال: افغانستان میں جو جنگ طالبان اور ربانی حکومت کے درمیان جاری ہے، شرعی نقطۂ نظر سے یہ جہاد ہے؟ اگر جواب نفی یا اِثبات میں ہو تو کچھ دلائل سے بھی بندے کو نوازیں۔

جواب: مجھے پورے حالات معلوم نہیں، البتہ جو حالات اَحباب نے بتائے ہیں، اُن کے مطابق طالبان رضائے الٰہی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر شریعت نافذ کرنے کے لیے لڑ رہے ہیں، اس لیے ان کی محنت کو شرعی جہاد کہنا صحیح ہے۔" (آپ کے مسائل اور اُن کا حل)

اسی طرح ایک اور جگہ ایک سوال کے جواب فرماتے ہیں کہ طالبان کی تحریک اسلامی نظام کے لیے ہے اور اُن کے مخالفین کی حیثیت باغیوں کی ہے، طالبان کا جہاد شرعی جہاد ہے اور اُن کے خلاف لڑنے والے باغی ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام طالبان تحریک افغانستان کے بارے میں کہ اگر کوئی آدمی اس تحریک میں شامل ہو کر ان کے مخالفین کے ساتھ لڑ کر فوت ہو جائے، کیا یہ آدمی شہید کہلایا جائے گا؟ دراصل اشکال اس بات کا ہے کہ ان طالبان کے حریف احمد شاہ مسعود، حکمت یار اور ربانی جیسے سابقہ مجاہدین ہیں، جنھوں نے روسی سامراج کو افغانستان کی سرحد میں سے نکالا اور اب اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی، گو کہ اسلامی نظام انہوں نے بوجوہ نافذ نہیں کیا تھا، اب سوال ہے کہ ان لوگوں سے لڑنے والے کو "مجاہد" کہا جائے گا؟ نیز اگر مارا جائے، کیا اسے "شہید" کہا جائے گا؟ اگر مخالفین کا کوئی آدمی مر جائے ان کے بارے میں جناب کی کیا رائے ہے؟ نیز اس لڑائی کو "جہاد" کہا جائے گا یا

کچھ اور؟

جواب: جہاں تک مجھے معلوم ہے طالبان کی تحریک صحیح ہے، افغانستان کی جن جماعتوں اور ان کے لیڈروں نے روس کے خلاف لڑائی کی وہ تو صحیح تھی، لیکن بعد میں ان لیڈروں نے اپنے اپنے حلقے میں اپنی حکومت بنالی، اور ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہوا، ملک میں نہ امن قائم ہوا، نہ پورے ملک میں کوئی مرکزی حکومت قائم ہوئی، نہ اسلامی نظام نافذ ہوا۔

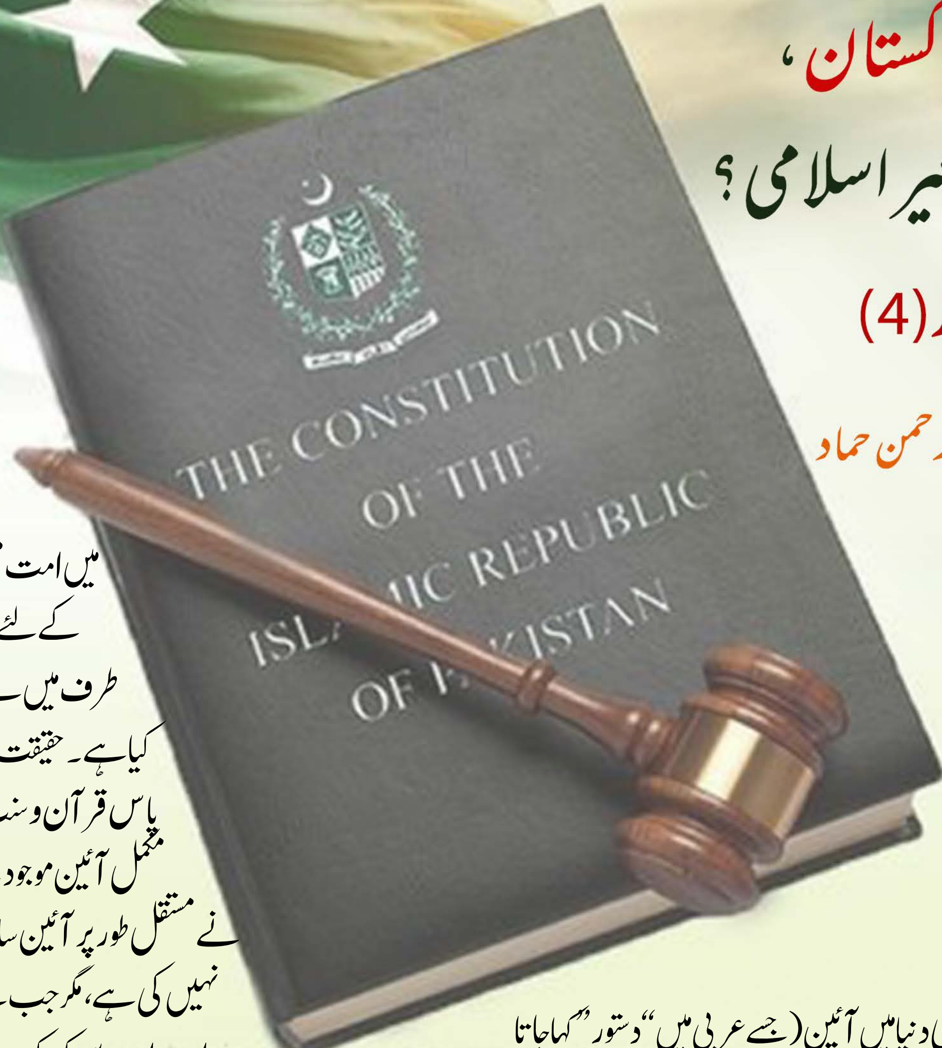
طالبان نے جہادِ افغانستان کو رائیگاں ہوتے ہوئے دیکھا تو اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے تحریک چلائی، اور جو علاقے ان کے زیر نگین آئے ان میں اسلامی نظام نافذ کیا، افغانستان کے تمام لیڈروں کا فرض تھا کہ وہ اس تحریک کی حمایت کرتے، مگر وہ طالبان کے مقابلے میں آ گئے۔ اب افغانستان میں لڑائی اس نکتے پر ہے کہ یہاں اسلامی نظام نافذ ہو یا نہیں؟ طالبان کی تحریک اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے ہے اور ان کے مخالفین کی حیثیت باغیوں کی ہے، اس لیے "طالبان" کے جو لوگ مارے جاتے ہیں وہ اِعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جان دیتے ہیں، بلاشبہ وہ شہید ہیں۔" (آپ کے مسائل اور اُن کا حل)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہیدِ اسلام مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کے نزدیک طالبان کے مخالفین کی حیثیت باغیوں کی ہے۔ یعنی آپ رحمہ اللہ کے نزدیک باغی وہ لوگ ہیں جو اسلامی نظام کے مقابلے میں یا اسلامی نظام کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔

الحمد للہ، تحریکِ طالبان پاکستان اسلامی نظام کے خلاف نہیں بلکہ اُس کے نفاذ کے لیے جنگ لڑ رہی ہے، اور ایک ایسی غیر اسلامی اور ظالم حکومت کے خلاف مصروفِ جہاد ہے جو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ تحریکِ طالبان پاکستان کے مخلص مجاہدین کو باغی کہنا غلط ہے، بلکہ اسلامی نظام کے باغی پاکستان کی بے دین حکومت، فوج اور اُس کے ادارے ہیں، جو نہ صرف یہ کہ خود اسلامی نظام نافذ نہیں کرتے بلکہ اِس کا مطالبہ کرنے والوں پر ظلم کرتے ہیں، انہیں قید و بند کی صعوبتوں میں ڈالتے اور اُنہیں شہید کرتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

مذکورہ بحث سے یہ بات صراحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ پاکستانی حکومت اور فوج کے خلاف لڑنے والے باغی نہیں ہیں۔ کیونکہ باغی وہ ہوتے ہیں جو شرعی امامِ عادل کے خلاف قیام کریں، لیکن جیسا کہ اوپر دوسرے موضوع کے تحت بحث سے یہ واضح طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ پاکستانی حکمران ایسے فساق اور ظالم ہیں کہ جنہیں معزول کرنا مسلمانوں پر حسبِ استطاعت واجب ہے، لہٰذا اِن کے خلاف قیام کرنے والا باغی نہیں بلکہ افضل درجے کا مجاہد ہے



آئینِ پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟

قسط (4)

شیخ عبدالرحمن حماد

۱۷۷۸ء سے پہلے پوری دنیا میں آئین (جسے عربی میں "دستور" کہا جاتا ہے) مکتوب شکل میں رائج نہیں تھا، اس کی ابتداء امریکہ نے ۱۷۷۸ء میں کی، پھر ۱۷۹۱ء کو فرانس نے اپنا دستور مدون کیا، اس کے بعد دیگر ممالک نے بھی ان کی تقلید کی، پھر ان کی دیکھا دیکھی عالمِ اسلام کے بعض ممالک نے اپنے آئین مرتب کئے، سب سے پہلے یہ تجربہ تیونس نے ۱۸۶۱ء میں کیا، پھر ۱۸۷۶ء کو خلافت عثمانیہ نے ۱۱۹ مادوں پر مشتمل ایک مختصر دستور مرتب کیا، مگر خلافت عثمانیہ ایک اسلامی ریاست و حکومت تھی، جس میں قرآن و سنت بحیثیت قانون نافذ تھا، تمام تر فیصلے فقہ حنفی کے مطابق سرانجام پاتے تھے، جدید مسائل و قضایا میں شیخ الاسلام کی طرف رجوع ہوتا تھا، مجلۃ الاحکام العدلیۃ عدالتوں میں قانونی حیثیت سے نافذ العمل تھا، مگر خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد عالمی کفری استعمار نے مسلم دنیا پر اپنے تربیت کردہ غلاموں کو بٹھایا، جنھوں نے اپنے اپنے ممالک کے لئے سیکولر آئین بنائے، جن میں اقوام متحدہ کے چارٹر کو ایسے ملمع سازی سے داخل کیا کہ بیشتر علماء تک کو یہ پتہ نہ چلا کہ یہ آئین درحقیقت عالمی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، اگرچہ بعض علماء کرام نے اس موضوع کو حساسیت کے ساتھ لیا، اس نازک معاملہ میں امت مسلمہ کی صحیح سمت رہنمائی کے لئے تحریکیں چلائیں، جن کی طرف میں نے گزشتہ قسطوں میں اشارہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن و سنت اور فقہ کی صورت میں مکمل آئین موجود ہے، اس لئے مسلمانوں نے مستقل طور پر آئین سازی کی ضرورت محسوس نہیں کی ہے، مگر جب سے دنیا پر سیکولرزم کا غلبہ ہوا ہے اور دین کو حکومت سے الگ کرنے کی مذموم منصوبہ روبہ عمل ہے، تو کفار کی طرف سے عالم اسلام پر مسلط کردہ حکمرانوں نے آئین اور قانون جیسے بہانوں پر اسلامی شریعت کو پس پشت ڈال دیا ہے، آئین میں چند ایسی مبہم اسلامی دفعات لاکر مسلمانوں کو خوش کیا ہے جن کا عمل کی دنیا میں کوئی کردار و حیثیت نہیں، مگر اُن مبہم دفعات کی وجہ سے آج بہت سے علماء آئین کو اسلامی کہتے ہوئے نہیں تھکتے، اور پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ آئین کو اسلامی قرار دینے سے پورے نظامِ حکومت کو اسلامی گردانتے ہیں، اگرچہ سربراہِ مملکت رافضی کیوں نہ ہو، اگرچہ چیف جسٹس ہندو کیوں نہ ہو، اگرچہ آرمی و فضائی چیف انگریز کافر کیوں نہ ہو، اگرچہ پورا نظامِ معیشت سودی بنیادوں پر کیوں قائم نہ ہو، اگرچہ حکومت و فوج مسلمان ممالک کے خلاف عالم کفر کے فرنٹ لائن اتحادی کیوں نہ ہوں، اگرچہ اسلام کے لئے نعرہ بلند کرنے والوں کو تختۂ مشق کیوں نہ بنایا جاتا ہو، اگرچہ حدود اللہ اور اسلامی تعزیرات کی برملا توہین کیوں نہ کی جاتی ہو۔

محترم قارئین! آئین بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے پتہ

چلیے کہ اس ملک کی شکل کیا ہوگی؟(اسلامی ہوگی کہ سیکولر)اس میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے کہ نظامِ حکومت کن بنیادوں پر قائم ہوگا؟(مثلاً: حکمران کیسا ہوگا؟رعایا سے مال کتنی مقدار میں وصول کیا جائے گا اور اس کے مصارف کونسے ہوں گے؟)اس میں اس بات کی تعیین ہوتی ہے کہ حکمران پر عوام کے کون کون سے حقوق ہوں گے؟اس میں عوام پر حکمران کے واجب الاداء حقوق درج ہوتے ہیں،اس میں حکمرانوں اور وُلاۃِ امور کا دائرہ اختیار بیان ہوتا ہے،اس میں حکومتی عمال کی ذمہ داریوں کا ذکر ہوتا ہے،وغیر ذٰلک من الامور۔

محترم قارئین!مذکورہ پیراگراف(جو در حقیقت آئین کی اصطلاحی تعریف ہے)میں مذکور امور ایسے ہیں جن کے بارے میں اسلام میں واضح احکام موجود ہیں،قرآن و سنت اور کتبِ فقہ بسط و تفصیل کے ساتھ موجود ہیں، اور کتبِ سیاستِ شرعیہ میں مبوّب انداز میں موجود ہیں،مثلاً تحفۃ الترک فیما یجب أن یعمل فی الملک لإبراہیم الطرسوی الحنفی،درر الحکام فی شرح مجلۃ الأحکام لعلی الآفندی،الأحکام السلطانیۃ للفراء،الأحکام السلطانیۃ للماوردی، السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہ،الإمامۃ والسیاسۃ لأبی محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری،غیاث الأمم فی التیاث الظلم لإمام الحرمین، جیسی سینکڑوں کتب ہیں جن میں حکمرانی کے لئے اصول وہدایات مفصّل طور پر مذکور ہیں،تو ان اسلامی کتب کے ہوتے ہوئے غیر مسلموں سے خوشہ چینی سمجھ سے بالا تر ہے۔

اسلام کے منصوص احکام میں نہ ہی اسمبلی میں بحث ومباحثہ کی اجازت ہے اور نہ سینٹ میں،البتہ زمانے و حالات کی مناسبت سے اُن امور میں تقنین کی اجازت ہے جن میں اسلام کے صریح احکام نہ ہوں،اسی طرح انتظامی معاملات بھی میں تقنین کی جاسکتی ہے،جیسا کہ محدث العصر استاذ الاساتذہ حضرت اقدس سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

در حقیقت اسمبلی کو شرعی مسائل میں تو رائے زنی کا حق نہیں ہے اس کا فرض منصبی تو صرف اتنا ہے کہ ان احکام کو ملک میں نافذ کرائے،در اصل اس قومی اسمبلی کا قانون ساز اسمبلی نام رکھنا ہی اسلامی اصول کے منافی ہے،یہ نام تو اس سرزمین سے آیا ہے جہاں حاکمیتِ غیر اللہ کی بنیاد رکھی گئی ہے،اسلام میں حاکمیت واقتدار صرف حق تعالی کا حق ہے یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حق تعالی کی طرف سے دین اسلام کی ترجمانی پر مأمور ہیں،اسمبلی کا دائرہ اختیار اسلامی اصول کے پیش نظر صرف تنفیذ احکامِ شرعیہ کے انتظامی معاملات تک محدود ہے،اللہ و رسول کے حک اور فیصلہ کے بعد اس کے لیے سوائے تسلیم وانقیاد کے اور کوئی چارہ کار نہیں۔(بصائر و عبر،جلد:۱،صفحہ:۶۷)

اسی طرح حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پھر یہ خلیفہ بھی(جو اعلیٰ ترین علمی اور عملی اوصاف کا حامل ہے)مطلق العنان قانون ساز نہیں ہوتا،بلکہ قرآن و سنت اور اجماعِ امت کا پابند ہوتا ہے۔دوسرے الفاظ میں اسلامی حکومت قانون وضع نہیں کرتی،بلکہ ایک ایسے آسمانی قانون کی بنیاد پر وجود میں آتی ہے اور اسی کو نافذ کرتی ہے،جو کائنات کی اعلیٰ ترین اتھارٹی کا بنایا ہوا ہے،اور قرآن و سنت کی صورت میں محفوظ ہے۔ہاں قرآن و سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے انتظامی قوانین اور احکام جاری کرنا حکومت کے اختیار میں ہوتا ہے، لیکن اس کے لئے بھی اس پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے اقدامات کے لئے اہلِ شوریٰ سے مشورہ لے،اس مشورے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ لازمی طور پر کثرتِ رائے کی پابندی کرے،بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسئلے کے تمام پہلو سامنے آجائیں اور ان کو مد نظر رکھنے کے بعد وہ اپنی بہترین قابلیت اور اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر خود فیصلہ کرے۔(اسلام اور سیاست ص ۳۱)

آئینِ پاکستان میں کسی حکم کا قانونی درجہ پانے کے لئے جو پروسیجر ہے وہ انتہائی پیچیدہ ہے،جس کی وجہ سے بہت ہی مشکل ہے کہ اسلامی شریعت پاکستان میں اس راستے سے آسکے تب ہی تو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

اگر اسلامی قانون کو مدون شکل میں نافذ کرنے کے لیے ہر ہر مسودہ قانون ان تمام مراحل سے گزرے جن سے یہ مسودات گزرے ہیں تو قانون شریعت کے مکمل نفاذ کے لیے عمرِ نوح اور صبرِ ایوب(علیہما السلام)درکار ہوگا اور اس کے معنی سوائے اس کے کیا ہوں گے کہ نفاذ شریعت کے اہم کام کو چالیس سال گزرنے کے بعد بھی غیر معین اور غیر محدود مدت کے لیے التواء میں ڈال دیا جائے۔(نفاذ شریعت اور اس کے مسائل،ص:۵۴)

یہی وجہ ہے کہ ۷۶ سال گزرنے کے بعد بھی اسلامی شریعت پاکستان کا قانون نہیں بن سکا، اور جب تک پاکستان میں جمہوریت ہوگی اور پاکستان کا یہ آئین ہوگا تو کئی صدی بعد بھی اِس کی کوئی امید نہیں کہ صحیح معنوں میں وہ شریعت پاکستان کی عدالتوں کی زینت بنے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے، تب ہی تو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

ملکی قوانین میں کچھ قوانین ایسے ہیں جن کی حیثیت محض انتظامی نہیں ، بلکہ وہ کچھ بنیادی اصولوں اور اقدار پر مبنی ہیں، مثلاً قانون معاہدہ (Contract Act) قانون بیع (Sale of Goods Act)، قانون انتقال جائیداد (Transfer of Property Act)، قانون شرکت (Partnership Act) قانون دستاویزات قابل بیع وشراء (Negotiable instruments Act)

اس قسم کے قوانین کے بارے میں ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ان قوانین کو بصورت موجودہ برقرار رکھتے ہوئے ان میں سے صرف خلاف شریعت امور نکال دینے، یا عمومی ترمیمات کر دینے سے نفاذ شریعت کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہوسکتا۔

اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ان معاملات میں موجودہ قوانین اور اسلامی قوانین کے درمیان جو اختلاف ہے وہ جزوی نوعیت کا نہیں ہے، بلکہ بنیادی اقدار اور تصورات کا اختلاف ہے، اس معاملے میں یہ دونوں قانونی نظام اپنے مزاج ومزاق، اپنے مقاصد، اپنے نصب العین اور اپنے طریق کار کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کوئی جوڑ نہیں رکھتے۔ بہت سے مسائل جنہیں اسلامی اہمیت دیتا ہے، موجودہ قوانین میں یا تو ان کا تذکرہ ہی نہیں ہے، یا بہت مختصر اور ناکافی ہے۔ اس کے برعکس بہت سے مسائل پر مروجہ قانون جس کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے، اسلامی قانون میں سرے سے ان کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، لہٰذا اس فکری تضاد کی موجودگی میں موجودہ قوانین کے اندر اسلامی احکام کی پیوند کاری ایک ایسا ملغوبہ تیار کرنے کے مترادف ہوگی جس پر صحیح معنی میں دونوں میں سے کسی قانون کی تعریف صادق نہیں آسکے گی۔

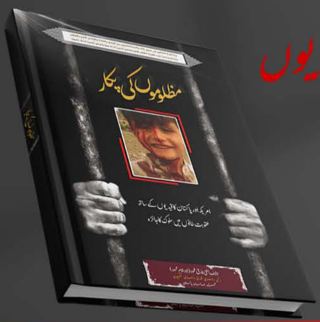
(۲) اسلامی قانون کی بنیاد قرآن وسنت اور اس کی متعین کی ہوئی اقدار پر ہے، اور اس میں مصالح عامہ یا پبلک پالیسی کا مقام نہ صرف ثانوی، بلکہ قران وسنت کی بتائی ہوئی اقدار کے تابع ہے۔ اس کے برعکس انگریزی قانون کی بنیاد ان مصالح عامہ اور ایسی پبلک پالیسی پر ہے جو نہ کوئی آسمانی قید وشرط قبول کرتی ہے، اور نہ اس کا کوئی رابطہ مابعد الطبیعی حقیقت کے ساتھ ہے۔ لہٰذا ان دونوں نظام ہائے قانون کا ارتقاء بالکل مختلف خطوط پر ہوا ہے۔ اگر بالفرض انگریزی قانون میں سے وہ تمام باتیں نکال دی جائیں جو صراحتہً قران وسنت سے متصادم ہیں، تب بھی اس کو "اسلامی قانون" نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ وہ قانون بالکل مختلف ماحول میں مختلف تصورات کے ساتھ پروان چڑھا ہے اور ان تصورات کو اس پورے ڈھانچے سے الگ کر نہیں کیا جاسکتا۔ (نفاذ شریعت اور اس کے مسائل، ص: ۶۱)

اس کے بعد مفتی صاحب نے مزید وجوہات کو بھی بیان کیا ہے اور پھر لکھتے ہیں:

یہ محض مفروضے کی بنیاد پر نہیں کہی جارہی، بلکہ راقم الحروف نے ایک زمانے میں متعدد رائج الوقت قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے ان میں ترمیمات تجویز کرنے کا کام شروع کیا، لیکن متعدد قوانین کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لے کر دیکھا تو یہ اندازہ یقین میں بدل گیا کہ اس کام کے لئے قانون میں اتنی انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے کہ ان کے مقابلے میں نئے قانون کی تدوین وتسوید کہیں آسان ہے، اور "ترمیم" کے طریقے میں نہ صرف یہ کہ شدید مشکلات ہیں، بلکہ ان مشکلات کو برداشت کرنے کے بعد بھی حصول مقصد کی ضمانت نہیں دی جاسکتی ، جس کی وجوہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ (نفاذ شریعت اور اس کے مسائل، ص: ۶۳)

مفتی صاحب کل آٹھ وجوہات کے آخر میں لکھتے ہیں:

مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر ہماری حتمی رائے یہ ہے کہ ان بنیادی قوانین کی حد تک (جن میں بنیادی تصورات اور اقدار کا اختلاف ہے) محض مروجہ قوانین میں پیوند کاری (patch wrok) کرکے اسلامی قوانین کے کی حقیقی منزل حاصل نہیں کی جاسکتی، حقیقی منزل یہی ہوئی کہ تمام ایسے قوانین کو فقہی سانچے میں ڈھال کر اپنی قومی زبان میں مدون کیا جائے ۔ (نفاذ شریعت اور اس کے مسائل، ص: ۶۵)



مفتی طارق محسود (رکن رہبری شوری و اعلامی کمیشن تحریک طالبان پاکستان) کی قیدیوں کے حوالے سے لکھی گئی کتاب

مظلوموں کی پکار قسط (3)

ایک اہم اعتراض کا تفصیلی جائزہ

میں سمجھتا ہوں کہ جب تک اِس اعتراض کو حل نہ کیا جائے اُس وقت تک اِس کتاب سے کامل استفادہ ممکن نہیں۔

اعتراض:

مسلمان اور غیر مسلم سب کے ذہن میں یہ ایک اعتراض ہے (اور بہت سے لوگ اس کا اظہار کر بھی چکے ہیں) کہ مجاہدین امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف لڑ، کیوں رہے ہیں؟ یہ لڑنا ہی اُن کی غلطی ہے، لہٰذا ان کے خلاف قید خانوں میں جیسا سلوک بھی کیا جائے، یہ بے جا نہ ہوگا، کہ یہ لوگ اس کے مستحق ہیں۔ اب اس قسم کے اعتراض کی صورت میں قیدیوں کے حالات بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، لہٰذا پہلے اس اعتراض کا جائزہ لیتے ہیں، کہ یہ اعتراض کیوں پیدا ہوا؟ اور یہ کتنا حقیقت پر مبنی ہے؟

اعتراض کا پس منظر:

یہ ایک مسلم بات ہے، کہ ہر شخص کا قول و فعل اُس کے دماغ کے Back Ground پر منحصر ہوتا ہے، جس شخص کے دماغ کا جس طرح کا بیک گراونڈ ہوگا، اسی تناظر میں اس کے دل دماغ میں سوالات اور اعتراضات پیدا ہوں گے، اور پھر اسی بنیاد پر اس سے اقوال وافعال سرزد ہوں گے۔

دماغ کے Back Ground کا انحصار دو چیزوں پر ہے: ایک مشاہدہ اور دوسرا مطالعہ۔ موجودہ دور میں ان دونوں ذرائع پر باطل قوتوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ تعلیم کے متعلق تو لارڈ میکالے کا یہ اعلان بھی بطورِ دلیل کافی ہے کہ "میں اس نصابِ تعلیم کے ذریعے ایسے نوجوانوں کو تیار کرنا چاہتا ہوں جو شکل وصورت کے اعتبار سے تو ہندوستانی (اور پاکستانی) ہوں، مگر دل اور دماغ کے اعتبار سے انگلستانی ہوں" مگر بدقسمتی سے آج کے نوجوانوں کے دل ودماغ تو درکنار شکل وصورت بھی مسلمانوں کی نہیں رہی، آج کے مسلمان مغرب کی نقالی اختیار کرنے میں سو فیصد اپنی توانائی خرچ کر رہے ہیں، اور اسی میں اپنی نجات سمجھ رہے ہیں۔ آسمانی علوم کو وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ اور تعلیم کے اعتبار سے اس سے بھی بڑھ کر بدقسمتی یہ ہے، کہ جو History یونیورسٹیوں میں مسلمان سٹوڈنٹس کو پڑھائی جاتی ہے، وہ بہت ہی کم Islamic ہوتی ہے، ہسٹری پڑھنے والے طالب علموں کے ساتھ ذاتی طور پر جو میری بات ہوئی ہے، اُن کے خیالات اور افکار کا میں نے جو مطالعہ کیا ہے، ان کے قول و فعل کا جو میں نے جائزہ لیا ہے، ان کے احساسات کو جو میں نے محسوس کیا، وہ سو فیصد اینٹی اسلام ہیں، اس کی وجہ میں نے جو معلوم کی وہ یہ ہے کہ "ان کو درسگاہوں میں اولڈ ورلڈ آرڈر پڑھایا جاتا ہے، اور اس میں عیسائیوں کی جو مذہبی کمزوریاں تھیں، ان کی نشاندہی کرائی جاتی ہے، اور اس کے خلاف جو اصلاحی تحریکیں چلی تھیں ان کی ہسٹری پڑھائی جاتی ہے، جیسے مارٹن لوتھر وغیرہ۔ میں نے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ لوتھر کینگ کو بہت اہمیت دیتے ہوئے پایا ہے، خاص کر نیشنلسٹ طبقہ، کہ وہ لوتھر صاحب کو عدم تشدد کا بانی سمجھتے ہیں، اگرچہ یہ بات غلط ہے، اور اس کی تفصیل میں ایک مضمون میں بیان بھی کر چکا ہوں۔ جو ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

اب آج کے روشن خیال تعلیم یافتہ طبقے کو یونیورسٹیوں میں O.W.O میں عیسائیوں کی مذہبی کمزوریوں کی تطبیق آج کے اسلام پر کرائی جاتی ہے، اسلام کو اُن کے سامنے O.W.O کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اور علما حضرات کو اُن کے سامنے پوپ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اسلام کو ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اب اس اسلامی معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے سب سے پہلے جس سٹیپ کی ضرورت محسوس کرائی جاتی ہے، وہ ہے اِس معاشرے کو سیکولر بنانا، لہٰذا آج کے اسلامی معاشرے کو سیکولر بنانے کے لئے ایک لوتھر جیسی شخصیت کی ضرورت ہے، جس کی محنت سے مذہب کی بنیادوں میں دراڑ پیدا ہو، اور پھر رفتہ رفتہ "روسو" اور "نیطشے" جیسے لوگ اس معاشرے کو مکمل طور پر سیکولر بنائیں۔ لہٰذا اس بیک گراونڈ کی روشنی میں یہ طبقہ اسلام اور دیندار لوگوں کو معاشرے میں حقیر اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتا ہے، اور اسی بنا پر یہ طبقہ مذہب کا طوق معاشرے کے گلے سے نکالنے کے درپے نظر آتا ہے، اور ان احمقوں کو اس اپنی بے راہ روی کا احساس تک نہیں ہے، بس ماڈرن ازم کے نشے میں ناکامی اور تباہی کی تہہ کی طرف اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس قسم کے طبقے کو تاریخ میں یہود کا ہمنوا طبقہ کہا جاتا ہے۔ لہٰذا اس طبقے کے نزدیک مذہب کے لئے لڑنا اور قید ہونا ایک جرم سمجھا جاتا ہے، اور یہ موجودہ نظام تعلیم کا کرشمہ ہے۔

دوسری بات یہ کہ نظریاتی طور پر آج دنیا کے سامنے اسلام کو دہشت گرد مذہب اور مطلقاً مسلمانوں کو نہیں بلکہ اسلام کے رکھوالوں کو دہشت گرد عناصر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ دنیا کو یہ باور کرایا جاتا ہے، کہ پوری دنیا کا امن

مظلوموں کی پکار قسط (3)

اسلام اور مسلمانوں نے خراب کر رکھا ہے، پھر بیوقوف قسم کے لوگ حقیقت کو معلوم کرنے کی بجائے ان پروپیگنڈوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اتنی واضح بات یہ لوگ نہیں سمجھتے ہیں، کہ جب O.W.N کے اجرا کی خاطر ان ظالموں کے لئے بچوں، بوڑھوں، مرد و عورت تمام انسانوں کا قتلِ عام جائز ہے، اور O.W.N کا اجرا، یہ لوگ اپنا مذہبی اور منصبی فریضہ سمجھتے ہیں، تو کیا ہمیں اسلام کا اجرا تو دور کی بات ہے، اسلام کے دفاع کا حق بھی حاصل نہیں، جو کہ ہمارا مذہب ہے؟! کیا جب یہ لوگ O.W.N کے اجرا کی خاطر ہمارا گھر بار، بیوی، بچوں، مال جائیداد سب کچھ کا صفایا کرتے ہیں، تو ہمیں اُن چیزوں سے دفاع کا حق بھی حاصل نہیں ہے؟!

یہ ہیں ہماری وہ کمزوریاں اور احساسِ کمتری، جن کی وجہ سے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُن کو دو ورق سبق پڑھانا ان سربازوں کا جرم تصور کیا جاتا ہے جس کے تناظر میں قید خانوں میں ہر ظلم و ستم کو روا سمجھا جاتا ہے۔ قارئین حضرات یہ بات بھی بالخصوص یاد رکھیں، کہ یہود آج کے اس جنگ میں مجاہدین کو حق بجانب سمجھتے ہیں، اور ان کو اصل فریق سمجھتے ہیں، باقی تمام سٹیک ہولڈرز کو ضمنی سمجھتے ہیں، یہود جس طرح خود اس جنگ کو مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں، اسی طرح مجاہدین کے حق میں بھی ان کا نظریہ ہے، مگر افسوس کہ مسلمان اس حقیقت سے ناآشنا ہے۔

اعتراض کا تفصیلی جائزہ:

آج پوری دنیا میں جاری جنگ نیو ورلڈ آرڈر کے اجراء کی جنگ ہے، اور یہ یہودیوں کی جاری کردہ جنگ ہے، جس نے پوری دنیا کو آگ کی بھٹی بنا رکھی ہے۔ لہٰذہ موجودہ جنگ کو سمجھنے کے لئے اس کا تاریخی پسِ منظر معلوم ہونا ضروری ہے، اس وجہ سے ہم پہلے یہود کے نیو ورلڈ آرلڈر کے اہداف، ان اہداف میں حائل رکاوٹیں اور پھر ان رکاوٹوں کے متعلق یہود کی حکمتِ عملی کا اختصار کیساتھ جائزہ لیتے ہیں، تاکہ آج کے نازک مزاج طبیعتوں پر بوجھ بھی نہ ہو، اور بنیادی بات بھی لوگوں کے سامنے آسکے، اور اس اعتراض کا دفعیہ بھی ممکن ہوسکے۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں، کہ آج کی یہ جنگ بنیادی طور پر دنیاوی مفادات کی خاطر نہیں لڑی جا رہی ہے، بلکہ یہ ایک نظریاتی اور عقیدوی جنگ ہے۔ اور اس جنگ کے اصل حریف یہود اور مجاہدینِ اسلام ہیں، البتہ باقی جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں، وہ جغرافیائی، اقتصادی یا کسی اور دنیاوی غرض کی خاطر اس جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔

میں آج کی جنگ کے متعلق ان کے ہی اقوال ذکر کئے دیتا ہوں، تاکہ تذبذب کے شکار حضرات یقین کی گھاٹی میں قدم رکھنے کے قابل ہوسکیں۔

موجودہ جنگ کے متعلق حاملینِ جنگ کے اپنے اقوال:

نیٹو کا سابق فوجی کمانڈر جنرل کلارک کا قول: جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ۹/۱۱ کا بدلہ لینے کے لئے نکلے ہیں، تو انہیں یہ غلط فہمی دور کر دینی چاہئے اصل مسئلہ اسلام ہے اور اس کی تشریح ہے، ہم ہمیشہ کے لئے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے نکلے ہیں، سوال یہ ہے، کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے، جیسا کہ لوگ کہتے ہیں، یا یہ وہ مذہب ہے، جو لوگوں کو جہاد کے ذریعے تشدد پر ابھارتا ہے، مسئلہ یہ ہے، کہ دنیا میں مسلمان ایک ارب سے بھی زیادہ ہیں، اور ان پر ان کے مذہب کا اثر ہے، وہ دنیا کو امن بھی دے سکتے ہیں، اور دنیا کا امن خراب بھی کرسکتے ہیں، اس لئے ہم مسلمانوں کو آزاد نہیں چھوڑ سکتے ہیں، کہ وہ فیصلہ کریں، کہ اسلام کیا کہتا ہے، کیا نہیں کہتا، اس میں کوئی شک نہیں، کہ اس جنگ کے پسِ پردہ معاشی، سیاسی اور فوجی ایجنڈا ہے، لیکن سب سے اہم انسانیت کا دائرہ کار ہے۔ جسے وہ روزِ اول سے مسلمانوں کے لئے نافذ کرنے کی کوشش میں ہے۔

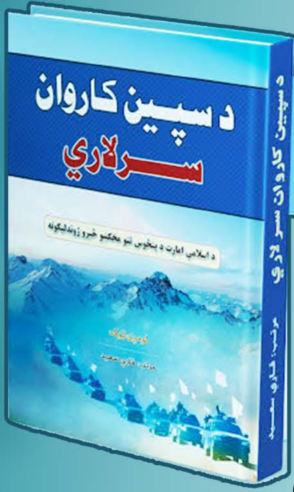
سابق امریکی صدر جارج بش کا قول: نیو ورلڈ آرڈر ایک بڑا تصور ہے، جس میں مختصر اقوام مشترکہ مقصد کے لئے جمع ہیں، صرف امریکہ ہی ایسا ملک ہے جو اخلاقی اور وسائل کی بنیاد پر پشت پناہی کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایک اور تقریر میں کہا: اپنے لیے اور اپنی اگلی نسلوں کے لئے ہمارے پاس "نیو ورلڈ آرڈر" تخلیق کرنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ جب ہم یہ نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے، اور یقیناً ہم کامیاب ہوں گے، جس میں قانون کی حکمرانی ہوگی، نہ کہ جنگل کا قانون، جس میں قومیں اپنے طرزِ عمل کا تعین کرسکیں گی، ہمارے پاس نیو ورلڈ آرڈر کی تخلیق کرنے کا حقیقی موقع ہے، اس نظام میں بااعتماد اقوامِ متحدہ اپنا کردار اداء کر کے اپنے تخلیق کاروں کے وعدے اور مشن کی تکمیل کرسکتا ہے۔

صدر باراک ابامہ کے الفاظ: ہمیں ان کی نیو ورلڈ آرڈر تخلیق کرنے میں مدد کرنی ہے، جسے ہم سب دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں۔

جیمز واربارگ امریکی یہودی بینکاری عالمی حکومت کا حامی: امریکی سینیٹ میں کونسل آن فارن ریلیشن کمیٹی ۱۹۵۰ میں جیمز واربارگ نے تاریخی جملے کہے تھے۔ "ہم عالمی حکومت بنا کر رہیں گے، چاہے ہم اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں، سوال صرف یہ ہے، کہ کیا یہ عالمی حکومت رضامندی سے حاصل ہوتی ہے، یا پھر اسے فتح کرنا پڑے گا"۔

اس تفصیل سے واضح طور پر یہ بات معلوم ہوئی، کہ یہود و نصاریٰ اس نظام کو پوری دنیا میں عام کرنا چاہتے ہیں، جس نے ۱۷۸۹ میں باقی نظاموں کو شکست دی تھی، جس کو آج کی اصطلاح میں "نیو ورلڈ آرڈر" کہا جاتا ہے۔



امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی سوانحِ حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب دسپین کاروان سرلاری کا اردو ترجمہ "رہنمائے قافلۂ حق" **قسط (4)**

مترجم: شیخ ابو محمد حماد
فاضل دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور (رحمہ اللہ) کی سوانح حیات

معاصر دور میں عالمی سطح پر کفری استبداد کے خلاف امارت اسلامی افغانستان جہاد کا ایک مستحکم محاذ سمجھا جاتا ہے۔ الحمد للہ! امارت اسلامی کے بنیاد رکھنے والے قائدین اللہ تعالی کی طرف سے رہبری اور قائدانہ صلاحیتوں اور مہارتوں سے مالامال ہیں۔

بذاتِ خود امارت اسلامی افغانستان کے مؤسس ملا محمد عمر مجاہد (رحمہ اللہ) قائدانہ صلاحیتوں کی ایک زندہ کرامت و مثال تھے۔ موصوف (رحمہ اللہ) نے عالمی کفر کے خلاف میدانِ جنگ میں مسلمانوں کی قیادت اور رہبری کی صلاحیتیں عملی شکل میں بعض اُن مجاہدین کو تلقین کیں جو اُن کے ساتھ اس راہ میں اللہ تعالیٰ کے نظام کی حاکمیت کے واسطے ان کے ساتھی تھے۔
موصوف کی قیادت میں عمری جہادی مدرسے نے بہت سے ایسے اشخاص کی تربیت کی جن میں ہر ایک مسلمانوں کی قیادت اور عصرِ حاضر کے حساس حالات میں جہادی قیادت کی صلاحیت رکھتا ہے۔

فکری اور جہادی تحریکوں میں ویسے بھی شخصیات کی بنسبت بنیادی کردار مذہبی اصولِ دین کا ہوتا ہے، وہاں جہادی اور فکری نقطۂ نگاہ سے بنیادی چیز تنظیم ہوتی ہے، اور قرآنی ارشادات اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفائے راشدین کے کارنامے اسلامی تحریکوں کے کارکنان کے لیے بنیادی سنگِ میل ہوتے ہیں۔
انہی اصحابِ بصیرت اور عمری مدرسے کے اصحابِ متانت و سنجیدگی میں سے امارت اسلامی کا مقرر کردہ دوسرا قائد، شہید امیر المؤمنین ملا اختر محمد منصور (رحمہ اللہ) بھی تھے، جنہوں نے عملاً امارت اسلامی کے امور کا بوجھ گراں عالیقدر امیر المؤمنین (رحمہ اللہ) کی حیات میں اپنے کندھوں پر لیا، اور ان کی وفات کے اعلان کے بعد امارت اسلامی کے اہل الحل والعقد کے معتبر اشخاص، علمائے کرام، جہادی قائدین اور دیگر قومی شخصیات کی طرف سے امارت اسلامی کے نئے قائد کی حیثیت سے مقرر کئے گئے، اور اپنی شہادت تک پوری ایمانداری، متانت اور بہادری کے ساتھ اس عظیم کاروان کی رہبری و قیادت کی مسئولیت سرانجام دی۔
درج سطور میں موصوف (رحمہ اللہ) کی زندگی اور ان کے کارناموں کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں:

پیدائش:

شہید ملا اختر محمد منصور (جو کہ الحاج محمد جان کے بیٹے تھے) ۱۳۴۷ ھ ش (بمطابق ۱۹۶۸ء) کو صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں "بند تیمور" گاؤں میں پیدا ہوئے۔

موصوف (رحمہ اللہ) کا گھرانہ علاقے کی سطح پر ایک متدیّن اور علم دوست گھرانہ تھا، اور ان کے والد صاحب کی علماء کرام کے ساتھ بڑی عقیدت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے منصور صاحب (رحمہ اللہ) اچھی تربیت کے لیے اوّلین انتخاب دینی علوم کی تحصیل کا کیا۔

علوم دینیہ کا تعلّم:

شہید منصور صاحب (رحمہ اللہ) نے سات سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی ہدایت پر علاقے کے ابتدائی سکول اور اپنے گاؤں کی مسجد میں دینی تعلیم کی ابتداء کی۔ بچپن ہی سے موصوف (رحمہ اللہ) میں ذکاوت و بصیرت کے آثار نمایاں تھے، چنانچہ ان کے والد صاحب اور ان کے اساتذہ نے اس کی تربیت پر خصوصی توجہ دی۔
چونکہ موصوف (رحمہ اللہ) کا گھرانہ ہجرت کے دوران بلوچستان کے علاقے "گردی جنگل کیمپ" میں رہائش پذیر تھا اس لیے انہوں نے کچھ عرصہ کے لیے اپنی دینی تعلیم وہیں پر جاری رکھی، بعد ازاں وہ "پنج پای" تشریف لے گئے، اور وہاں سے "کوئٹہ شہر" گئے، چنانچہ

وہ کچھ عرصہ کوئٹہ میں دینی علوم حاصل کرتے رہے، اور بعض کتابیں انہوں نے "عبد اللہ خان کراس" علاقے کے ایک مدرسے میں پڑھیں، اور وہاں سے موصوف (رحمہ اللہ) نے دینی علوم کی تلاش میں پشاور کارخ کیا، "کچہ گڑئ" اور دیگر علاقوں میں علومِ دینیہ حاصل کرتے رہے، دورۂ عالمیہ کا پہلا سال (درجہ سابعہ) انہوں نے "جلوزو کیمپ" میں پڑھا۔

موصوف (رحمہ اللہ) جب دینی علوم کی تحصیل میں لگے ہوئے تھے تو افغانستان کا زمامِ اقتدار کمیونسٹوں نے ہاتھ میں لیا، اور نتیجتاً افغان مجاہد قوم نے ان کے خلاف جہادی قیام کا آغاز کیا۔

جہاد اور سیاسی جد وجہد:

۱۹۷۸ء میں افغانستان پر سویت یونین کے قبضہ کے بعد جب افغان قوم نے اُن کے خلاف جہاد شروع کیا تو اُس وقت منصور (رحمہ اللہ) کی عمر ۱۸ سال تھی، چنانچہ انہوں نے ایک غیرتمند مجاہد کی حیثیت سے شعوری طور پر اپنے دین اور ملک کے دفاع کی غرض سے حملہ آور سرخ ریچھ اور داخلی کمیونسٹوں کے خلاف جہاد کا راستہ اختیار کیا۔

موصوف (رحمہ اللہ) تعلیمی سال کے دوران اپنے اسباق کی تکمیل میں مصروف رہتے اور چھٹیوں میں محاذِ جنگ کا رُخ کرتے۔

موصوف (رحمہ اللہ) نے ۱۹۸۵ء میں اپنی جہادی فعالیت کے لیے گندہار ولایت کے مشہور جہادی کمانڈر، شہید قاری عزیز اللہ صاحب کے گروپ کا انتخاب کیا، اور ضلع پنجوائی کے علاقے "پاشمول" میں ملک کی سطح پر مشہور جہادی شخصیت الحاج ملا محمد حسن اخند صاحب (جو امارت اسلامی کے دورِ حکومت میں "ریاست الوزاء" کے معاون تھے) کی سرپرستی میں روسی حملہ آوروں اور کمیونسٹوں کے خلاف اپنی جہادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ شہید قاری عزیز اللہ کا گروپ معروف و مشہور جہادی شخصیت مولوی محمد نبی محمدی کی جہادی تنظیم "حرکت انقلاب اسلامی" کے ساتھ مربوط تھا۔ قاری صاحب کی شہادت کے بعد ان کا گروپ کمانڈر ملا حاجی محمد اخند کی سربراہی میں مشہور جہادی شخصیت مولوی محمد یونس خالص (رحمہ اللہ) کی اسلامی حزب کے ساتھ مربوط ہوا۔

محترم منصور صاحب (رحمہ اللہ) نے گندہار میں روسی قابضین اور داخلی دشمن (کمیونسٹوں) کے خلاف بہت سی عسکری کارروائیوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۸۷ء میں گندہار ولایت کی "ژڑئ وَلسوالی" کے علاقے "سنزری" میں روس کے ایک اسٹراتیجک مرکز پر حملہ کے دوران دو بدو لڑائی میں اتنے شدید زخمی ہوئے کہ ان کے بدن پر ۱۳ گہرے زخم آئے، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہوئے، اور ایک بار پھر امارت اسلامی کے دورِ اقتدار (۱۹۹۷ء مئی کے مہینے) میں مزار شریف کے ائیرپورٹ پر زخمی ہوئے اور اسی زخمی حالت میں دشمن کے ہاتھوں گرفتار بھی ہوئے۔

طالبان کی اسلامی تحریک اور ان کا کردار:

۱۹۹۲ء میں افغانستان میں کمیونسٹی نظام کے سقوط اور داخلی جگڑوں کے شروع ہوتے ہی جناب منصور صاحب (رحمہ اللہ) نے اپنے گروپ کے دیگر مخلص مجاہدین کی طرح اپنا اسلحہ رکھ دیا، حصولِ اقتدار کے لیے جاری ناجائز جنگ میں کسی کا ساتھی بننا گوارہ نہ کیا۔

منصور صاحب (رحمہ اللہ) نے (باوجود یہ کہ مشہور مجاہد تھے، مجاہدین کے یہاں ان کی اچھی شہرت تھی) اُس وقت علاقے کے دیگر جہادی اور عسکری شخصیات (جیسے: مرحوم ملا محمد ربانی، شہید ملا محمد اخند اور شہید ملا بور جان رحمہم اللہ) کی طرح عام زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیتے ہوئے ہر قسم کی تنظیمی فعالیت سے کنارہ کش ہوئے اور علمی و تربیتی سرگرمیاں شروع کیں۔

۱۴۱۵ھ ق میں جب امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد (رحمہ اللہ) کی طرف سے طالبان کی "اسلامی تحریک" کی بنیاد رکھی گئی تو اُس وقت ملا اختر محمد منصور صاحب پشاور کے "جلوزو کیمپ" کے ایک گاؤں

''ہجرت کلی'' کے مدرسے ''امینیہ'' میں شیخ الحدیث مولوی شہاب الدین دلاور صاحب اور مشہور مدرس مرحوم سید قریش باباکے یہاں دینی علوم کی تشنگی بجھا رہے تھے، جبکہ اُن کے ساتھ جنوب مغربی علاقے کی بہت سے طلبہ ساتھی بھی ہم سبق تھے، جب انہیں ذرائعِ ابلاغ (ریڈیو وغیرہ) سے طالبان کی تحریک کی تاسیس کا پتہ چلا تو اُنہوں نے باہم مشورہ سے طے کیا کہ اِس نئی تحریک کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے چند افراد کو گندہار بھیجا جائے، چنانچہ انہوں نے اپنے دو ساتھی (ملا محمد قاسم اخند اور ملا عبد السلام مجبور صاحب) گندہار بھیجے۔ چنانچہ وہ گندہار آئے اور طالبان تحریک کے سربراہ اور دیگر قائدین سے ملاقات کی، اور مکمل اطمینان اور قناعت کے بعد اپنے ساتھیوں کے سامنے صورت حال کو رکھا کہ واقعتاًیہ طالبان اور مجاہدین کی تحریک ہے۔ یہ سننا تھا کہ ملا اختر محمد منصور اپنے ساتھیوں کے بشمول گندہار روانہ ہوئے، جس رات وہ ''سپین بولدک'' پہنچے تو طالبان نے ''تختہ پول'' پر قبضہ کر لیا تھا اور گندہار کی جانب رواں دواں تھے۔

بولدک میں ملا اختر محمد منصور اور ان ساتھیوں نے باہم مشورہ کیا کہ کس کو اپنا سربراہ بنایا جائے؟ (اُس وقت اُن میں بہت سے ایسے طالبان تھے جنھوں نے بعد میں امارت اسلامی کے قیام کے وقت بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں، جیسے: نظامی کمیسیون کا موجودہ سربراہ صدر محمد ابراہیم، ہلمند ولایت کا موجودہ والی ملا عبد المنان اخند، گندہار ائیر بیس کا سابقہ مسئول ملا محمد قاسم، شینڈنڈ ائیر بیس کا سابقہ مسئول ملا عبد السلام مجبور، ہلمند ولایت کا سابقہ والی ملا محمد نعیم اخند، زابل ولایت کا سابقہ والی مولوی مُطیع اللہ، شہید مولوی احمد جان اور دیگر مجاہدین و مسئولین) صلاح مشورے کے بعد اُنہوں نے اپنے ساتھیوں میں سے ملا اختر محمد منصور صاحب کو اپنا امیر مقرر کر کے منصور صاحب کی قیادت میں طالبان کی اسلامی تحریک میں شمولیت اختیار کی، اور یوں بعد میں انہوں نے اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

جب سے ہوش سنبھالا ہے کسی ایسی شخصیت کی تلاش رہتی تھی کہ جس کی ذات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم والے اخلاق نظر آئیں، جو ہر کام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن اور آثار کا متبع ہو اور جس کو دیکھ کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یاد آجائے۔ یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہی وہ مبارک ہستیاں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور صحبت کیلئے چنا اور پھر انہیں اصحابِ ابرار کے



شہیدِ اسلام شیخ رحیم اللہ حقانی شہید رحمہ اللہ کی مختصر سوانح حیات

ڈاکٹر قدامہ احمد

ہاتھوں اللہ تعالیٰ کا مبارک دین دنیا میں پھیلا اور قائم ہوا۔

ہر دور میں ایسے اولیائے کرام، مشائخ عظام، مجاہدین فی سبیل اللہ، علمائے ربانیین اور دیگر نیک و متقی ہستیاں موجود ہوتی ہیں، جو اس زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نمونے ہوتے ہیں اور ان کی زندگیاں دیکھ کر جہاں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم یاد آتے ہیں وہیں ہمارے دل میں اپنے پیارے دین اسلام کی عظمت و حقانیت پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان و افغانستان سمیت پورے خطے کو اس دور میں ایسے راہنما عطاء کر رکھے ہیں جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے اس دورِ انحطاط و زوال میں اپنی قوم و ملت میں اسلام کی روح بیدار کرنے کی کوشش کی اور ان کے ذہنوں اور دلوں میں اسلام کے حقیقی نقوش کو ثبت کیا۔

اگر ان رہنماؤں کی فہرست بندی کی جائے تو یقیناً بہادری میں بے مثال افغانستان سے تعلق رکھنے والے شہید شیخ رحیم اللہ حقانی صاحب رحمہ اللہ اور مظلوم امت مسلمہ کا درد رکھنے والے ان کے تلامذہ عظام سرفہرست نظر آئیں گے۔ حضرت شیخ اکیسویں صدی کی پہلی دو دہائیوں میں دین کا نور پھیلانے والی ہستی، ولی کامل، عالم باعمل، داعی بے مثال، مجاہد پُر عزم، امیر پُر وقار، اخلاص و تقویٰ کے پیکر، شجاعت و غیرت کی عملی تصویر، ہمارے محبوب قائد، اپنے رفقاء سے دوست اور مخلص بھائی کی طرح تعلقات رکھنے والے عظیم شخصیت تھے۔ ہم نے انہیں ان صفات حمیدہ سے متصف پایا، ان کے بارے میں ہمارا یہی اچھا گمان ہے، آگے اللہ خوب جانتا ہے۔

شیخنا الشہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مجموعہ صفات کو اکٹھا کرنا بندہ ناچیز کیلئے انتہائی مشکل کام ہے لہذا طوالت سے بچتے ہوئے ہم ان کے مختصر حالات کو ذکر کریں گے جو شیخ صاحب کی زندگی سے بے خبر مسلمانوں کیلئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

نام و نسب:

محمد رحیم اللہ بن سعد اللہ بن محمد اجان بن شیخ محمد بن عارف باللہ شیخ عبد المجید اخندزادہ بن عارف باللہ و شیخ عبد اللہ آخندزادہ خلیفہ عارف باللہ مولانا عبد الغفور (سید و شریف سوات)

تاریخ و مقام ولادت:

حضرت شیخ رحمہ اللہ ۱۹۷۸ء بمطابق ۱۳۹۹ھ ق، جمعے کے دن شیروں کی سرزمین افغانستان کے صوبہ ننگرہار کے ضلع ''بچیراگام'' میں پیدا ہوئے۔

قوم:

حضرت شیخ صاحب معروف پشتون قوم "خروٹی" سے تعلق رکھتے تھے۔

ابتدائی تعلیم:

چونکہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کی ابتدائی تعلیم کے وقت بدنام زمانہ سرخ ریچھ شکست خوردہ کمیونسٹ روس نے افغانستان کے بے گناہ مسلمانوں پر حملہ کر رکھا تھا تو حضرت شیخ صاحب نے راہ ہجرت اختیار کی اور ابتدائی تعلیم کی شروعات مدرسۃ الہجرۃ والجہاد سے کی۔ بعد میں مختلف مشہور و معروف مدارس سے علوم دینیہ کی تکمیل کی جن میں سرفہرست ہیں دارالعلوم الاسلامیہ رستم مردان، دارالعلوم منہاج العلوم نریاب ہنگو، فیض العلوم لوگر محمد آغا، دارالعلوم ہاشمیہ باڑہ خیبر ایجنسی، دارالعلوم فاروقیہ لمولانا سید قریش رحمہ اللہ یار حسین صوابی، دارالعلوم اسلامیہ دیر کمبڑ لشیخ صوفی محمد رحمہ اللہ۔

موقوف علیہ:

حضرت شیخ صاحب رحمہ اللہ نے موقوف علیہ جامعہ نعمانیہ چارسدہ میں شیخ الحدیث محمد ادریس صاحب سے پڑھی۔

تفسیر القرآن:

تفسیر حضرت شیخ حمداللہ جان عرف ڈاگئ باباجی صاحب رحمہ اللہ تعالی سے پڑھی۔

فراغت:

علوم دینیہ کی تکمیل مشہور بہ دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے ۱۹۹۸ء میں کی۔

جہادی خدمات:

حضرت شیخ رحمہ اللہ زمانہ طالب علمی سے جہادی میدان کا شہسوار رہے ہیں ان کی جہادی خدمات اتنے زیادہ ہیں کہ تمام کو اکٹ کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ مختصراًیہ کہ انہوں نے لسانی جہاد بھی کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بدنی جہاد بھی کیا ہے دونوں کو مختصراً نقل کرتے ہیں۔

باطل کی تردید خواہ وہ رافضیوں کی شکل میں ہو یا صلیبیت، یہودیت، الحاد، سیکولرزم، اہل جمہوریت یا پھر کمیونسٹ کی شکل میں ہو، اس کے ساتھ ساتھ اپنے تلامذہ عظام کو مناظرے کے کورس بھی پڑھاتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ خود عملی مناظرے بھی کیے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک جہادی جماعت (ڈلگئ) کے امیر رہے، امارت اسلامیہ کے صوبہ ننگرہار کے نظامی (عسکری) کمیشن کے مسئول، امارت اسلامیہ کے مرکزی نظامی کمیشن میں خدمت، امارت اسلامیہ کے خصوصی محاکموں میں خدمت، امارت اسلامیہ کے مالی کمیشن میں خدمت، مجاہدین اسلام کی اصلاح اور ان کی نظریاتی تربیت کیلئے مختلف صوبوں کی طرف اسفار شامل ہیں۔ شیخ کی جہادی خدمات کا سلسلہ یہیں پر نہیں رکتا، بلکہ جب امارت اسلامیہ افغانستان کے جانبازوں کے ہاتھوں کابل فتح ہوا تو حضرت شیخ نے تحریک کی رہبری شوریٰ کے رکن مولانا قاری محمد شعیب صاحب اور شیخ گل محمد باجوڑی صاحب کے ساتھ ایک ملاقات میں جہادِ پاکستان کے لیے خود کو پیش کیا اور فرمایا کہ جہادِ افغانستان کے لیے فکری اور افرادی محنت جو مطلوب تھی وہ ہم نے کی اور اب الحمدللہ افغانستان فتح ہو گیا۔ (اب محاذِ پاکستان ہم کو پکار رہا ہے) چنانچہ قاری صاحب حفظہ اللہ نے امیر تحریک طالبان پاکستان مفتی نور ولی محسود (مفتی ابو منصور عاصم حفظہ اللہ تعالیٰ ورعاہ واطال اللہ بقائہ) سے مشاورت کے بعد شیخ صاحب سے جواباً عرض کیا کہ علمی میدان میں آپ کی اشد ضرورت ہے، تشنگان علوم اور تحصیل علم و کمال کی راہ میں حیران و سرگرداں پھرنے والے آشفتہ حالوں کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے بعد شیخ صاحب جہادِ پاکستان میں عملی شرکت کرنے سے باز رہے لیکن تائید و نصرت کا سلسلہ تادم شہادت جاری رہا۔

تدریس:

حضرت شیخ رحمہ اللہ ایک مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مایہ ناز اور محنت کش مدرس بھی تھے۔ ابتدائی فنون سے لے کر دورہ حدیث تک اسباق مختلف مدارس میں پڑھائے ہیں جن میں

سرفہرست یہ ہیں۔
الجامعۃ الرازیہ ناصرباغ پشاور، امارت اسلامیہ کا جہادی مدرسہ الجامعۃ الصدیقیہ ننگرھار، الجامعۃ الاسلامیہ جلال آباد، الجامعۃ الاسلامیہ تالاب سفید سنگ، الجامعۃ الھاشمیہ باڑہ خیبر ایجنسی، بدنام زمانہ پلچرخی جیل میں سوئم بلاک کے اندر اپنے شخصی مدرسے میں موقوف علیہ، ترمذی اور تفسیر کا درس، الجامعۃ المحمدیہ ماشو خیل پشاور، الجامعۃ الاسلامیہ ہری پور مہاجر کیمپ، شمس المدارس سربند، جامعہ زبیریہ پشاور، جامعہ محمدیہ کابل۔

تصانیف:

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے مختلف فنون میں بے مثال تصانیف کی ہیں جن میں مذکورہ تصانیف سرفہرست ہیں۔

عقد اللآلی، شرح خیالی
احسن الفرائد، شرح شرح العقائد
الروض المکلل، شرح المطول
فریدۃ الغواص، شرح سلم العلوم
احقاق الحق فی الدفع عن المذھب الحق (پانچ جلد)
شمس الحکمہ، شرح ھدایۃ الحکمۃ

بیعت:

تزکیہ نفس کے سلسلے میں حضرت شیخ صاحب رحمہ اللہ عارف باللہ مولانا عبد السلام صاحب رحمہ اللہ (پیر سباق شریف) اور ان کے بیٹے عارف باللہ قاری بشیر احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت تھے۔

اسارت:

بطل جلیل حق کے دفاع اور اس کی دعوت میں، باطل کے رد جیسے جرموں کی پاداش میں کئی بار زندانوں کے مہمان بنے جن میں خصوصا بدنام زمانہ جیل پلچرخی بھی شامل ہے۔

شہادت:

دور حاضر کے اہل باطل سے شیخ رحمہ اللہ کی حق کی صدا برداشت نہ ہوئی اور بالآخر ۱۳ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ ق، اگست ۲۰۲۲ء میں آپ کو شہید کروادیا۔

ایک سورج تھا ستاروں کے گھرانے سے اٹھا
آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانے سے اٹھا

نحسبہ کذالک واللّٰہ حسیبہ



المیہ ہی المیہ، اہلیانِ پاک سرزمین پر

نوید الحسن یوسفزئی

پاک سرزمین پر ایک ایسی قوم آباد ہے جس نے ہمیں صم بکم عمی کا مقصد سمجھا دیا ہے۔ ابھی تک تو بس لفظی ترجمہ کرتے تھے کبھی سوچا نہیں تھا کہ لوگ اندھے بہرے اور گونگے کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ تو اپنی پاک سرزمین میں آباد اقوام کی مہربانی ہے جنہوں نے عملی طور پر سمجھا دیا۔ پاکستان پر مسلط ایک خاص طبقے (اسٹبلشمنٹ) کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر تو کتب، بیانات، مضامین و تحاریر کی شکل میں موجود ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ کے علاوہ ایک غیر اسلامی اور جمہوری حکومت کی حفاظت کرنے پر ان کی ایمانی حیثیت کیا ہے؟ پھر بھی اگر بعض علماء کی طرف سے رخصت کی کوئی گنجائش ہے تو وہ صرف اپنی عارضی بادشاہت یعنی کرسی کی خاطر اس لئے ہے کہ اس کرسی کیلئے بادشاہ کا انتخاب یہی اسٹبلشمنٹ کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب بھی نئی پارٹی یا نئی تحریک و تنظیم وجود میں آتی ہے تو وہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم فوج کی حمایت کرتے ہیں، یہ ملک کے محافظین ہیں، مجاہدین ہیں، یہ ہے وہ ہے وغیرہ... خیر ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کیونکہ ہم تو موجودہ طرز جمہوریت کے ہی مخالف ہیں تو اس میں اچھے برے کی تقسیم بھی بے کار ہے۔

ہم صرف اس قوم کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں جو اس کرائے کی قاتل فوج کو محافظین وطن سمجھتے ہیں۔ رائل انڈین آرمی سے پاک فوج تک تقریباً اسی نوے سال کا سفر کیسا رہا، اس کی وضاحت بارہا ہو چکی ہے جو کئی کتابوں میں موجود ہے اور بعض ریٹائرڈ آفیسرز کی ویڈیوز میں بھی ان کے کرتوتوں سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ چلو اس کو بھی رہنے دیتے ہیں تقسیم مسلمانانِ ہند یعنی پاکستان کی آزادی کے بعد اس فوج کا کیا کردار رہا؟ اس کی تو ویڈیوز بھی موجود ہیں اور اس وقت کے کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا انہوں نے لکھا بیان کیا۔ چلیں اس کو بھی سائیڈ پہ رکھیں ہمارا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ جب تک خود تجربہ نہیں کرتے کسی اور کی بات پر یقین نہیں کرتے۔ موجودہ صورتحال پر اس قوم کی خاموشی دیکھ کر دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ اب بھی بعض لوگ پاک فوج زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں اور ریلیاں نکالتے ہیں۔

قارئین کرام! مضمون لکھنے کا مقصد اس قوم کی بے حسی کو بیان کرنا تھا لیکن ملک کی کوئی بھی خرابی بیان کرنے میں یہی ملک دشمن طبقہ

اسٹبلشمنٹ) ہی سرفہرست رہتا ہے اس لئے کسی بھی مضمون میں ان کیلئے جگہ دینا ایک لازمی امر بن گیا ہے۔ تاریخ کو پس پشت ڈال کر اپنے ہی دور کے کچھ محب وطن ڈکٹیٹرز کو دیکھیں، پرویز مشرف سے لیکر باجوہ تک جو بھی اس پیارے وطن کی خدمت سے ہٹایا گیا ہے وہ باہر ملک جاکر اس قوم کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ (اس قوم کی سلامتی کیلئے نہیں بلکہ اس کی بے حسی کو تقویت ملنے کیلئے) تاکہ نئے آنے والے ان کے ایک اور بھائی کو بھی باہر ملک کے اکاؤنٹس بھرنے کا موقع ملے۔ اور ان کی دعائیں قبول بھی ہوتی ہیں کیونکہ یہ وہی قوم ہے جو جانے والوں کو گالیاں اور نئے آنے والے کو حافظ اور شیخ الحدیث کا درجہ دیتے ہیں۔

اس قوم کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ آج کل یہ مانتے بھی ہیں کہ اس ملک کا سب سے بڑا دشمن اور اس ملک کی بربادی میں سب سے بڑا کردار اسی فوج کا ہے پھر بھی اگر طالبان اس کے خلاف بولتے ہیں یا ان کو مارتے ہیں تو اس قوم کی ہمدردی اسی فوج کے ساتھ ہوتی ہے، جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ قوم بھی یہی چاہتی ہے کہ اس ملک کا بیڑا ہی غرق ہو۔ ایک المیہ یہ بھی ہے کہ الیکشن کے دوران ان کے گلے پھٹ جاتے ہیں زندہ باد مردہ باد کے نعرے لگاکر، اور جب حکومت بن جاتی ہے تو پھر اسی حکومت کو گالیاں دیتے ہوئے بھی ان کے گلے پھٹتے ہیں۔ موجودہ دور میں پی ٹی آئی اور پی ڈی ایم کی ہی مثال لے لیں کہ پی ٹی آئی حکومت میں پی ڈی ایم وجود میں آیا اور مہنگائی اور چوری وغیرہ کے الزامات پر پی ٹی آئی حکومت کو ختم کر دیا (یاد رہے کہ یہاں بھی پی ڈی ایم بنانے اور پی ٹی آئی گرانے میں اسٹبلشمنٹ کا ہی ہاتھ تھا) اب بھی جب پی ڈی ایم کا جلسہ ہوتا ہے تو مہنگائی بے روزگاری اور بدامنی سے بے خبر لاکھوں لوگ بشمول علماء مردہ باد زندہ باد کے نعروں کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب پی ٹی آئی کا جلسہ ہوتا ہے تو باوجود اس کے کہ ان پر چوری، بدنظمی اور فحاشی کے ٹھپے لگے ہوئے ہوتے ہیں لاکھوں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس سے بھی بڑا المیہ یہ ہے کہ انقلاب اور حقیقی آزادی کیلئے جان دینے والوں نے ایک ڈنڈے کے ساتھ اپنا نعرہ اپنی پارٹی اور اپنا لیڈر ہی چھوڑ دیا کسی نے پارٹی چھوڑ دی تو کسی نے سیاست کسی نے دوسری پارٹی جوائن کی اور کسی نے نئی پارٹی بنائی۔ جس نے پارٹی چھوڑی اس کا جلسہ ہو تو ان کے پیچھے بھی ہزاروں لوگ ہیں، نئی پارٹی بنائی وہاں بھی زندہ باد مردہ باد کے نعرے ہیں، ایسی قوم دنیا کے کسی کونے میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ اس قوم کے دماغ میں وہ خانہ خالی ہے جس میں بندہ کم سے کم اتنا تو سوچے کہ یہ ہمارے نڈر لیڈرز تو خود ایک دن جیل اور ایک ڈنڈا تک برداشت نہ کرسکے اپنے لیڈر اور پارٹی کے ساتھ وفا نہ کرسکے تو ملک و قوم کے ساتھ کیسے وفادار ہوسکتے ہیں؟۔ جن کو پتہ بھی ہے کہ حکومت کس نے گرائی، پارٹی کو ختم کرنے کی کوشش کس کی تھی، پھر بھی ان کی حمایت میں بول کر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور عوام پھر بھی ان کے پیچھے بھاگتے نہیں تھکتے۔ اگر یہ لوگ ملک و قوم کے ساتھ وفادار ہوتے تو بجائے اس کے کہ نئی شکل میں آکر خزانہ لوٹنے کیلئے عوام کو بے وقوف بناتے بلکہ سب مل کر اس ناسور کو ختم کرنے کی کوشش کرتے اور تمام پارٹیاں اتحاد کرکے اس کرایہ دار اور غیر ملکی مہروں کو بیچ سے ہٹادیتے۔ مگر المیہ تو یہی ہے کہ ایک دوسروں کو گرانے کیلئے تو اتفاق و اتحاد ہوسکتا ہے مگر اسٹبلشمنٹ کے خلاف ایک لفظ تک بولنا گوارا نہیں کرتے۔

اللہ پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین



آزادی اور اس کا مقصد

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

کسی مملکت کی آزادی یا کسی مسلمان قوم کی آزادی درحقیقت حق تعالیٰ کی نعمت ہے، لیکن یہ آزادی بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں، بلکہ یہ صحیح ترین اور اعلیٰ ترین مقاصد کے لیے بہترین وسیلہ ہے اور صحیح مقاصد تک پہنچنے کے لیے ایک راستہ ہے، چنانچہ مسلمان قوم کی آزادی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کافرانہ اور ظالمانہ حکومت کے تسلط سے آزاد ہوکر اللہ تعالیٰ کی رحمت وعدل کے زیرِ سایہ آجائے، تاکہ حق تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانینِ عدل ورحمت پر عمل کرکے دنیا وآخرت کی نعمتوں کی مستحق بن جائے اور دنیاوی زندگی کے اس عبوری دور میں قانونِ الٰہی پر عمل کرکے اس امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے نمبر حاصل کرے، تاکہ آخرت کی غیر فانی نعمتوں وبرکتوں سے مالامال ہوسکے۔

اسی لیے جب کوئی مسلمان قوم آزدی کے صحیح مقصد کو فراموش کردیتی ہے اور اس نعمت کو غلط طریقے پر ناجائز مقاصد واغراض کے لیے استعمال کرتی ہے تو حق تعالیٰ کا قانونِ قدرت اس سے انتقام لے کر اس آزادی کی نعمت کو اس سے چھین لیتا ہے۔ یہی تمام اسلامی تاریخ کا لب لباب ہے اور یہی مسلمانوں کے عروج وزوال کا خلاصہ ہے۔ متحدہ ہندوستان کے مسلمان اپنے سیاہ کارناموں کی پاداش میں اس نعمتِ آزادی سے عرصہ دراز تک محروم رہے، لیکن پھر بعد خرابیِ بسیار ہوش آنے پر عرصہ دراز تک آہ وبکا میں مبتلا رہے اور ساتھ ہی اس نعمت کے حصول کے لیے مسلسل کوشش اور جدوجہد میں لگے رہے، آخر حق تعالیٰ کی رحمت نے مسلمانوں کو پھر اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر ایک قطعۂ ملک دوبارہ ان کے حوالے کردیا، تاکہ دوبارہ امتحان لیا جائے، لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔

لیکن انتہائی صدمہ کی بات ہے کہ نہ صرف حکمران اور عوام بلکہ ہر خاص وعام سب کے سب اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں مقصّر رہے، نہ صرف مقصّر بلکہ اس اصل مقصد کے برعکس ہر شخص

اس نعمت کے ذریعہ اپنی اپنی اغراض وخواہشات کے حصول میں مشغول ہوگیا، جس کا نتیجہ خاکم بدہن نہایت خطرناک ہے۔ حکمرانوں کا فرض تھا کہ وہ جلد سے جلد اسلامی قانون نافذ کرتے اور حکومت کی طاقت سے لوگوں کو صحیح مسلمان بناتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے، محاکمِ احتساب تمام ملک میں قائم کرتے اور قرآنِ حکیم میں جو فرائض حکمرانوں کے ہیں پورے کرتے: ''اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰاھُمْ فِی الْاَرْضِ ۔'' (الحج:۴۱) علماء کا فریضہ تھا کہ دعوت واصلاح کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیتے، تاکہ دینی رہنمائی کا صحیح تقاضا پورا ہوتا، عوامِ امت کا فرض تھا کہ عقائد وعبادات، اسلامی تہذیب واخلاق اور اسلامی معاشرت کے اختیار کرنے میں کوشش کرتے، لیکن اس کے برعکس جو کچھ ہورہا ہے، ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں ''عیاں را چہ بیان''۔

آج کل جو بحران ملک پر مسلط ہے اور اس کے نتیجہ میں جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں یا ہونے والے ہیں، یہ سب کچھ صرف اسی تقصیر وکوتاہی کے نتائج ہیں جو سامنے آرہے ہیں، اگر حکمران اور کارکنانِ حکومت صحیح معنوں میں عادل وقوم پرور ہوتے اور خود اپنی زندگی میں ظاہر وباطن دونوں لحاظ سے اسلام کے تقاضے پورے کرتے، تو آئے دن جو یہ بحران اور انقلابات رونما ہو رہے ہیں، امت ان سے محفوظ رہتی۔ دیکھتے دیکھتے ان چند سالوں میں نہ صرف پاکستان بلکہ تمام ممالک اسلامیہ خصوصاً ممالک عربیہ کا کیا سے کیا نقشہ ہوگیا، یہ سب کچھ اسی خدا فراموشی کے نتائج ہیں جو سامنے آرہے ہیں۔ صبح شام روزانہ اخبارات کے صفحات میں کسی نہ کسی ملک میں تباہ کن انقلاب کی خبر نظر آتی ہے، لیکن ان حقائق وواقعات کے مشاہدہ کے باوجود کسی کو بھی عبرت نہیں ہوتی۔

غیر اللہ کو عزت وطاقت کا سرچشمہ سمجھنے کی سزا

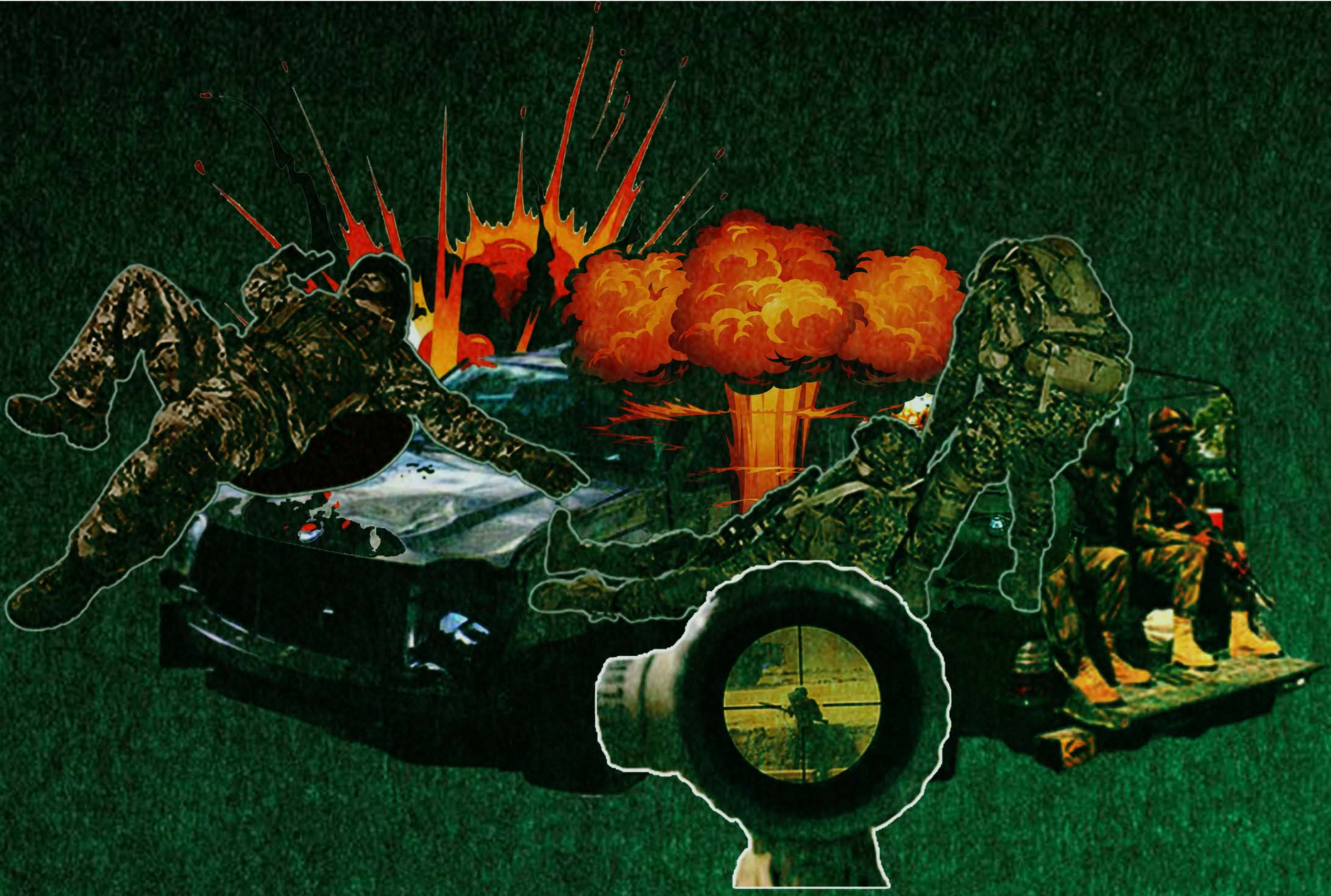
مملکتِ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ ہندوستان اور اعداءِ اسلام کی متحدہ طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا نشانہ بننے سے محض اپنے فضل وکرم سے محفوظ فرمایا، اس نعمت کا شکر ادا کیا جانا چاہیے اور وہ شکر یہی ہے کہ پاکستان کا خالص اسلامی دستور ہو، حکومت صحیح اور خالص اسلامی قوانین ملک میں نافذ کرے، تاکہ تمام امتِ پاکستان اسلامی قانون کی برکات سے مالا مال ہو اور ہر طرح کے بحرانوں سے محفوظ رہے۔ بارہا ہم اس حقیقت کو واضح کر چکے ہیں کہ اس ملک اور قوم کو کمیونزم اور سوشلزم کی لعنت سے یا سرمایہ دارانہ نظام کے شکنجے اور استحصال سے صرف اسلامی قانون ہی بچا سکتا ہے اور صرف اسلامی قانون پاس کر دینے سے نہیں، بلکہ اسلامی قانون کی دیانت داری سے تنفیذ اور اجراء اور پھر قوم کے ہر طبقہ کے اس پر عمل پیرا ہونے سے یہ لعنتیں دور ہوسکتی ہیں۔ صحیح اسلام ہی وہ نعمت ہے

اور وہ دولت ہے جس کے حصول کے بعد خود ملک اپنی ضروریات کے لئے مستغنی ہو سکتا ہے اور اغیار سے بھیک مانگنے سے نجات پا سکتا ہے۔ آج ہمارا ملک بے رحم دشمنوں سے لیے ہوئے قرضوں اور ان کے سود سے اتنا دبا ہوا ہے اور کراہ رہا ہے کہ نہ معلوم اس کا انجامِ کار کیا ہوگا۔ جب تک اسلامی قانون کے محکمہ ہائے احتساب قائم نہ ہوں گے اور اس ملک سے رشوت کا خاتمہ نہ ہوگا، نہ حکومت کا خزانہ حسبِ ضرورت بھر سکتا ہے، نہ ٹیکسوں اور مال گزاریوں کی صحیح مقدار حکومت کو حاصل ہو سکتی ہے، چاہے کتنے ہی بھاری ٹیکس حکومت لگائے، عوام ضرور تباہ ہوں گے، مگر حکومت کی ضرورتیں ہرگز پوری نہ ہوں گی اور عوام کی قربانیوں اور فداکاریوں کے باوجود دشمنوں سے قرض کی بھیک مانگنے پر مجبور ہوگی۔

آج اگر سرکاری محکموں میں رشوت لینی اور دینی ختم ہو جائے اور بیرونی ممالک کے بینکوں میں خفیہ اور علانیہ جمع کرایا ہوا سرمایہ ملک میں واپس آ جائے اور زندگی کی غیر ضروری اشیاء یعنی تعیّشات ہر طبقہ کی زندگی سے خارج کر دی جائیں تو حکومت ان دشمنانِ اسلام کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور قرض کی بھیک مانگنے کی لعنت سے بآسانی بچ سکتی ہے۔ آج انہی دشمنانِ اسلام اور درپئے آزار طاقتوں کے ہم رہینِ منت ہیں اور ہمیشہ ان سے بھیک مانگتے رہتے ہیں اور اس بھیک کی وہ اتنی بڑی قیمت پاکستان سے وصول کر رہے ہیں کہ عقل حیران ہے اور صرف اسی وجہ سے وہ ہمارے اندرونی معاملات میں نہایت دلیری کے ساتھ دخل اندازی کرتے ہیں، اپنی پارلیمنٹوں میں ہمارے داخلی معاملات میں بحثیں کرتے رہتے ہیں او نہ صرف مشورے دیتے ہیں، بلکہ مغرورانہ انداز سے اوامر و احکامات صادر کرتے ہیں اور ان احکامات کی تعمیل میں ذرا بھی کوتاہی دیکھتے ہیں تو طرح طرح کی دھمکیاں دیتے ہیں اور ہمارے خلاف پروپیگنڈے کر کے آسمان سر پر اُٹھاتے ہیں۔

دراصل ان کی امدادوں اور قرضوں نے جہاں ان کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں وہاں ہمارے حوصلے پست کر دیئے ہیں، اسی وجہ سے ان کو یہ جرأت ہوتی ہے کہ تحقیقات کے لیے اپنے وفود بھیجتے ہیں، خود ساختہ صحافی بھیجتے ہیں اور وہ ان کے حسبِ منشا ان کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرتے اور آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، اس کے علاوہ یہ صحافی ہمارے دشمنوں کے لیے مخبری بھی کرتے ہیں اور ہمارے کمزور پہلوؤں سے ان کو آگاہ کرتے ہیں، تاکہ بصورتِ جنگ ہمیں خاطر خواہ نقصان پہنچا سکیں۔ کیا اسی کا نام آزادی ہے؟ اس سے بڑھ کر اور کیا غلامی ہو سکتی ہے؟ یہ سب کچھ اسی کے نتائج ہیں کہ ہم ان کے محتاج ہیں، قرضوں کے علاوہ اپنی ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز ان سے درآمد کرتے ہیں، إنا للہ۔

★★★



رواں سال 2023ء ماہ اگست (محرم الحرام-صفر المظفر) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل ۱۴۷ حملے کیے، جن میں ۲۸۹ فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ اور مجاہدین نے دشمن سے ۴ عدد مختلف قسم کا اسلحہ اور دیگر ساز و سامان بھی حاصل کیا۔
کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:
نوٹ: ابتدائی چند حملے گزشتہ مہینے کے ہیں، جس کی معلومات عمر میڈیا کو رابطے میں مشکلات کی وجہ سے تاخیر سے ملیں۔

۲۲/جولائی/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، ضلع کرک میں درنگی روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۵/جولائی/۲۰۲۳ء
ولایت مردان، ضلع مردان کی تحصیل تخت بھائی میں تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو قتل کر دیا۔

۲۷/جولائی/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے گرگرے گاؤں ظفر خیل میں ایک فوجی پوسٹ پر پچھتر کے کچھ گولے داغے جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

یکم اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے ترتیخ تالائی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے دو مورچوں پر بیک وقت حملہ کر کے دونوں مورچوں کو فتح کیا۔ حملے میں ناپاک فوج کے سات اہلکار ہلاک اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔

یکم اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں حسو خیل پل مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

یکم اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے خیسور روڈ کے فقیر ان چوک مورچے پر حملہ کیا گیا، جس میں موجود فوجی اہلکار بھاگ نکلے. مجاہدین نے مورچے کو تخریب کا نشانہ بنایا اور موجود سامان بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔

یکم اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے ترکنڑئی میں ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کیا. ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

یکم اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے خیسورہ میں بم دھماکے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہو گیا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
صوبہ بلوچستان، کوئٹہ میں سپینی روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو اس وقت فائرنگ کر کے قتل کیا جب وہ ڈیوٹی کیلئے جارہا تھا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، وادی تیراہ میدان کے علاقے تن میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایف سی کے دس اہلکار ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہوئے اور گاڑیوں کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں شنگڑی پوسٹ سے گشت کیلئے نکلے ایف سی اہلکاروں پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات حملہ کیا جس میں ایف سی کے تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے مرغی بند میں دو ایف سی پوسٹوں پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پہلے لیزر گن سے حملہ کیا اور پھر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارض شروع کیا جس میں ایف سی کے تقریباً دس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ حملے کے بعد مجاہدین نے مورچوں میں داخل ہو کر ان کو بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل صدہ کے علاقے میر باغ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اینٹی ٹیررسٹ سکواڈ کی پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا، تمام اہلکار پوسٹ چھوڑ کر بھاگ نکلے اور مجاہدین نے پوسٹ میں داخل ہو کر سامان قبضے میں لے لیا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے تنگی ابوت خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے ٹیپ سر کے ساتھ سی بنگہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی کانوائے پر پہلے سے نصب شدہ بم بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں تین ایف سی اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

۳/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقے ننگیدار میں

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر مائن بلاسٹ کی جس میں چھ فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۳/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان، ضلع قلعہ عبد اللہ کے علاقے میزئی اڈہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تھانہ میزئی اڈہ کے انچارج نائب رسالدار نسیم خان اچکزئی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا جس میں وہ چار ساتھیوں سمیت زخمی ہوا۔

۳/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے نشپہ کلائی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی مورچہ پر لیزر گن سے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپین قبر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے آرمی کانوائے پر کمین ماری جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے کڑی حیدرو میں ناپاک فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی۔ گھات لگائے مجاہدین کے جوابی حملے میں ایک فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سپین قبر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے خفیہ اطلاع پر لیفٹیننٹ کرنل کی گاڑی پر کمین ماری جس میں لیفٹیننٹ کرنل سمیت تمام اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے کڑی حیدرو میں ناپاک فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی۔ مجاہدین نے جوابی حملہ کر کے انہیں پسپا کیا۔ گھمسان کی اس جنگ میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ساران ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے دو ایف سی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے اوس پاس میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات حملہ کیا جس میں چھ فوجی اہلکار مارے گئے۔

۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے یارک روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا اور مجاہدین نے ایک پستول حاصل کی۔ حملے میں پولیس کی گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے علاقے عبد لخیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں ناپاک فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر کمین مارنے کی کوشش

کی، مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسے ناکام بنادیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکے گوری ڈنگے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، پشاور سٹی کے علاقے بڈھ بیر میں پولیس وین پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں دو کانسٹیبل غلام سید اور یار محمد مارے گئے، جبکہ ایس آئی فرید خان زخمی ہوگیا۔

۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے ساران سر میں پولیس پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے وچ وام سپینہ تنگہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا۔ ایک کیمرہ بھی تخریب کانشانہ بنایا۔

۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل لکی کے لکی روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے چوکی پر لیزر گن سے حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو زخمی کردیا۔

۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے میر درہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی چیک پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے لنڈ اور سر پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ناپاک آرمی کے تین اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔ دو عدد سیکورٹی کیمرے بھی تخریب کانشانہ بنے

۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع و تحصیل بنوں کے علاقے میرا خیل کی حدود میں چلڑ اڈان کے مقام پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس کانسٹیبل رضا علی خان ولد مراد علی خان کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل میریان کے علاقے اخوند خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فائرنگ کرکے کانسٹیبل کامران کو ہلاک کردیا۔

۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے کوفہ خولہ لرہ میں فوجی پوسٹ پر حملہ کیا گیا، جس میں سیکیورٹی کیمرہ گرایا گیا۔ ہلاکتوں کا بھی قوی امکان ہے۔

۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے سلے روغہ کانیکرم میں فوجی پوسٹ کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے

مجاہدین نے کرنل کی گاڑی کو مائن حملے کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں کرنل سمیت چار اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۱۰/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شگہ بنگش خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو اسنائپر اور مشین گنز سے حملے کا نشانہ بنایا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

۱۰/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان، ضلع قلع عبد اللہ کے علاقے میزئی اڈہ کے لیویز تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۰/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع چارسدہ کی تحصیل شبقدر میں ڈی ایس پی شبقدر کے دفتر پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس کی گاڑی جزوی طور پر تخریب کا نشانہ بنی۔

۱۱/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع کوہی ایف سی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کرکے ایک اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔

۱۱/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، ضلع و تحصیل شانگلہ کے علاقے پورن چوکا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر جوابا گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ مزید ہلاکتوں اور زخمیوں کا بھی قوی امکان ہے۔

۱۱/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے ملاٹونی میں فوجی گاڑی پر مائن حملہ کیا گیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۱/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے ملاٹونی میں فوجی پوسٹ پر میزائل داغے گئے، جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۱۱/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شنسترگئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں چار فوجی اہلکار ہلاک جبکہ سات زخمی ہوئے۔

۱۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے متہ سنگر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۱۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے لونی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے چارمنگ گاؤں کرتنئ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر گھات لگائے پولیس اہلکاروں نے حملہ کیا۔ مجاہدین نے جوانمردی سے مقابلہ کرکے تین اہلکاروں کو ہلاک جبکہ دو کو زخمی کر دیا۔ تین مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

۱۳/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان، مرکزی شہر کوئٹہ میں سریاب روڈ پر سد ابھار ٹرمینل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے خفیہ اداروں کیلئے جاسوسی کرنے والے مخبر کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۱۳/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں واقع خوگی سر آرمی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ناپاک فوج کے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۱۳/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے بازے موڑ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی گاڑی پر بم دھماکہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۳/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیرامیدان کے علاقے سنڈہ پل میں واقع خوگی کنڈو سر پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ناپاک فوج کے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا۔ سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے شینگڑ میں ایف سی و آرمی کی مشترکہ چھاؤنی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے ڈیم فوجی چھاؤنی پر حملہ کیا گیا جس میں کم از کم ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے حمید خان مشین تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی جانب سے حملہ کیا گیا، جس میں دو پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے پیربالہ تھانے پر مجاہدین نے لیزر گنز کے ذریعے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پولیس اہلکار تھانہ خالی چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

۱۴/اگیست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے نالہ ایف سی پوسٹ پر تعارضی حملے کے نتیجے میں چار اہلکار زخمی ہوئے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے کڑمہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے شمیرائی سرمورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۴/اگیست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے چوپترہ میں ڈمہ ڈولہ خوڑ پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے سکندر رہ سلے روغہ میں فوجی گاڑی پر بم بلاسٹ کیا گیا جس میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے پروٹیکشن مورچے پر مائن کے ذریعے حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی ہلاک ہو گیا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں حوخیل پل مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۱۴/اگیست/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل صدہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ناپاک فوج کی پوسٹ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۵ فوجی اہلکار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے جبکہ پوسٹ کو مجاہدین نے مکمل فتح کر لیا اور وہاں موجود سامان کو بھی اپنے قبضے میں لیا جس میں دو عدد G۳ گنز، ایک عدد LMG گنز، ایک عدد موبائل فون اور ایک عدد نائٹ ویژن کیمرہ سمیت بڑی تعداد میں مختلف نوعیت کے گولہ بارود او کار توس شامل ہیں۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قلعہ پر دو بیلسٹک میزائل داغے جو کرنل کے دفتر پر لگے۔ حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے کڑمہ سرائی کے ساتھ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو مائن سے اڑایا جس میں سوار اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۱۴/اگیست/۲۰۲۳ء
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل پارہ چنار کے علاقے متہ سنگر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ کے لئے پانی لے جانے والے فوجی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ملک میلہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کیمپ پر حملہ کیا، جس میں ایک فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں کیمپ کی دفاعی پوسٹ پر حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے خفیہ ایجنسی ایم آئی کے ایک اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں واقع ایف سی و پولیس جوائنٹ چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کر کے دو اہلکاروں کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ناپاک فوج کی پوسٹ پر راکٹ حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل رزمک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔ ایک ڈرون کیمرہ بھی مار گرایا گیا۔

۱۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے تین فوجی اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔

۱۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اسنائپر کے ذریعے حملہ کرکے ایک فوجی کو ہلاک کردیا۔

۱۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں کوہی چوک کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار انعام خان کو ہلاک کردیا۔

۱۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم میں بوبلی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔

۱۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے ارمڑ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چوکی پر ہینڈ گرینیڈ پھینکا جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار شدید زخمی ہوا۔

۱۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور میں واقع شودانہ آرمی وایف سی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۱۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے بھگن پتہ ونی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا، جس میں ناپاک فوج کے دو اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ ڈرون کیمرہ بھی تباہ کیا گیا۔

۱۶/اگست/۲۰۲۳

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے بڈ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس موبائل اور بکتر بند گاڑی پر گھات لگاکر حملہ کیا جس میں متعدد پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۱۶/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان، ضلع پشین میں سرخاب چوک ڈی سی آفس کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکار عبد الغفور کاکڑ کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۱۶/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان، ضلع پشین کے گاؤں علیزئی میں لیویز تھانہ پر ہینڈ گرینیڈ کے ذریعے حملہ کیا گیا جس میں متعدد اہلکار زخمی ہوئے۔

۱۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ولادین زئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کر کے ناپاک فوج کے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۱۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر بالا کے علاقے شرمائی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چوکی کو بم سے اڑایا جس میں ہلاکتوں کو قوی امکان ہے۔ چوکی بھی جزوی طور پر تباہ ہوگئی۔

۱۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں ٹاپو سر ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک ایف سی اہلکار کے ہلاک ہونے کا قوی امکان ہے۔

۱۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، پشاور سٹی کے علاقے متھرا میں تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے سب انسپکٹر جلال کو صبح گھر سے نکلتے ہی ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہوا۔

۱۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکا خیل کنڈا فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ناپاک فوج کے دو اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۱۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، بنوں سٹی کے تھانہ صدر کی حدود میں ڈی آئی خان روڈ پر پولیس کانسٹیبل جاوید کو نشانہ بنایا گیا جو موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔

۱۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور میں واقع شینگڑ آرمی بیس پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کئی راکٹس داغے۔ جو کیمپ کے عین وسط میں لگے، کیمپ کے اندر آگ بھی لگی جس میں مالی و جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لواڑہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر حملہ کر کے ایک اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے زیڑ سر میں فوجی کانوائے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں چھ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے پتیسی اڈہ کے قریب سی ٹی ڈی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ۱۳ اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے زیرکی کے قریب ایف سی کی گشتی گاڑی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے اور گاڑی بھی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر کے ذریعے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک

کر دیا۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں واقع لنڈ اور سر پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کر کے ایک فوجی کو ہلاک کر دیا۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے میر درہ پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا، جس میں ایک فوجی شدید زخمی ہو گیا۔

۱۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل میریان کے علاقے ممہ خیل سی پیک ریزیڈنشیا ہاؤسنگ سوسائٹی کے حدود میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے نئی تعمیر شدہ پولیس چوکی کو بموں سے اڑا دیا۔

۲۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے اینزر روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر بم بلاسٹ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، ضلع و تحصیل بنوں تھانہ میرا خیل کے حدود میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار برکت اللہ کو ٹارگٹ کلیک کا نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔

۲۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل لواڑہ، رازین میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ناپاک فوج کے کانوائے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۱/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، ضلع پشاور میں واقع ڈیم آرمی بیس پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے شولام خیسور میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سپین مسجد کے قریب فوج کی دو گاڑیوں گھات لگا کر حملہ کیا جس میں فوج کے ۱۸ اہلکار ہوئے۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے ایپڑ و چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحال روڈ پر ایک فوجی اہلکار کو ٹارگٹ کلیک کا نشانہ بنایا گیا، جس سے وہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسو خیل میں ایک اہلکار کو اسنائپر کے ذریعے نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

صوبہ بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ کے علاقے سریاب میں قمبرانی روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے ملک دین خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار علی راز ولد علی اکبر کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے مہربان میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی چیک پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے شگئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ کیلئے پانی لانے والی گاڑی پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوگیا جبکہ گاڑی کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے سرکائی منزکائی بختی خیل کونڈ میں ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۲/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے منزو جنگل میں ناپاک فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے بم بلاسٹ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت میں ناپاک فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپے کی ناکام کوشش کی۔ بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے گھات لگائی، جھڑپ میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ متعدد کے زخمی ہونے کا بھی قوی امکان ہے۔ مجاہدین نے موبائل فونز سمیت بعض فوجی سامان بھی قبضے میں لے لیا۔

۲۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکا خیل کنڈا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کیا، جس میں ناپاک فوج کا ایک اہلکار ہلاک ہوگیا۔

۲۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شادت خیل میں ٹیپ سر مورچے پر حملہ کیا گیا، جس میں دو فوجی ہلاک ہوئے۔

۲۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میرعلی کے حوخیل پل مورچے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۴/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے آرین خولہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی گاڑیوں پر مائن بلاسٹ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے بخشالی بارام ڈیری میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کو پولیس نے ایک جگہ روکنے کی کوشش کی، جس کے جواب میں مجاہدین نے ان پر فائرنگ کردی۔ واقعے میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع بنوں میں بیا خیل تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۵/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے تورغر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کیا جہاں پولیس اہلکار پہلے سے پوسٹ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ مجاہدین نے فوجی سازو سامان کو قبضے میں لے کر چیک پوسٹ کو آگ لگادی۔

۲۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے تڑاہی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس گاڑی پر پہلے سے نصب شدہ بم کو بلاسٹ کیا اور پھر ان پر فائرنگ شروع کر دی، جس کے نتیجے میں متعدد پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں شرنہ کاژوبئی مورچہ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایف سی کے دو اہلکاروں کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کر دیا۔

۲۶/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں خدی مارکیٹ فوجی مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں مالی اور جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے کوٹڈ وکوٹ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جبکہ ایک گاڑی بھی جزوی طور پر تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے ہاشم بابڑہ میں کارکنڈو پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں فوج کے تین اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۷/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں واقع سڑوخی کنڈاؤ آرمی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کر کے کم از کم دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میدان میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج پر مائن حملہ کیا، جس میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ میں فوج کے قلعے پر حملہ کیا گیا، جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے سام کالج میں موجود فوج کے مورچوں پر حملہ ہوا، میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کے علاقے پیزو میں پولیس وین پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں دو پولیس اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ملاکنڈ، ضلع سوات کی تحصیل چار باغ کے علاقے تلیگرام میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا جس میں تین پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۸/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے خدی مارکیٹ فوجی مورچے پر نصب سیکیورٹی کیمرے کو مجاہدین نے تخریب کا نشانہ بنادیا۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ہزارہ، ضلع تورغر کے علاقے جدبا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے صوبیدار گلفراز کی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس میں وہ بال بال بچ گیا۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خدی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کیلئے پانی لانے والی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ناپاک فوج کے دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اسٹیشن پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں متعدد پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے فقیران چوک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ناپاک فوج کے تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں خدی چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا جس میں ڈرون کیمرے سمیت دو کیمرے تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۹/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں خوخیل پل مورچے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۳۰/اگست/۲۰۲۳ء
صوبہ بلوچستان، کوئٹہ کے علاقے سریاب روڈ مل ایریا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۳۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ سوخت خلہ میں واقع آیاز نامی ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۳۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے مہربان گاؤں میں واقع زرمنزہ ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۳۰/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ایف آر ٹانک، جنڈولہ کے علاقے پینگ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر لیزر گن اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں تقریباً چھ فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۳۱/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں فوجی پوسٹ پر حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۳۱/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے شیر کیرہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر اس وقت چھاپہ مارا جب وہ ایک آپریشن کی میٹنگ کیلئے اکٹھے ہوئے تھے۔ ایک پولیس اہلکار گرفتار ہوا جسے توبہ تائب ہونے کے بعد علاقائی مشران کے حوالے کر دیا گیا۔

۳۱/اگست/۲۰۲۳ء
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل رزمک کے علاقے کونڈ غر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کر کے ناپاک فوج کے دو اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

کُل حملے 147

2023ء ماہ اگست محرم الحرام۔صفر المظفر



تخریب

09	عدد جاسوسی کیمرے
08	عدد فوجی گاڑیاں
03	عدد ڈرون کیمرے
03	عدد فوجی پوسٹس
03	عدد پولیس موبائلز
01	عدد پولیس چوکی

ہلاکتیں 132

زخمی 157

289
کل جانی نقصان

نقصان اٹھانے والے ادارے

فوج	127
پولیس/سی ٹی ڈی	80
ایف سی	79
خفیہ	03

مجاہدین کو حاصل شدہ اسلحہ

01	عدد پستول
02	عدد جی تھری گنز
01	عدد ایل ایم جی گنز

مختلف فوجی ساز و سامان اور گولہ بارود

نوعیت عملیات

41	سنائپر/لیزر حملے
27	گوریلا حملے
26	تعارضی حملے
20	گرنیڈ/بم دھماکے
19	گھات حملے
08	ٹارگٹڈ حملے
04	جوابی حملے
02	میزائل حملے

بولتی تصویریں



اسلام آباد میں ملک کی سب سے مضبوط اور انٹرنیشنل لیول پر با اختیار پولیس کے ہوتے ہوئے سادہ کپڑوں میں ملبوس اہلکاروں کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

بولتی تصویریں



اسلا آباد میں مزاحمت کا علم !

بولتی تصویریں



Dr. Arif Alvi
@ArifAlvi

میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے آفیشل سیکرٹس ترمیمی بل 2023 اور پاکستان آرمی ترمیمی بل 2023 پر دستخط نہیں کیے کیونکہ میں ان قوانین سے متفق نہیں تھا۔ میں نے اپنے عملے سے کہا کہ وہ بغیر دستخط شدہ بلوں کو مقررہ وقت کے اندر واپس کر دیں تاکہ انہیں غیر موثر بنایا جا سکے۔ میں نے ان سے کئی بار تصدیق کی کہ آیا وہ واپس جا چکے ہیں اور مجھے یقین دلایا گیا کہ وہ جا چکے ہیں۔ تاہم مجھے آج پتہ چلا کہ میرا عملہ میری مرضی اور حکم کے خلاف گیا۔ اللہ سب جانتا ہے، وہ انشاء اللہ معاف کر دے گا۔ لیکن میں ان لوگوں سے معافی مانگتا ہوں جو اس سے متاثر ہوں گے۔

صدر صاحب! کیا ہم بھی اللہ کو گواہ بنا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک میں صدر اور وزیر اعظم صرف پتلے ہوتے ہیں، نظام کوئی اور چلا رہا ہوتا ہے؟

بولتی تصویریں

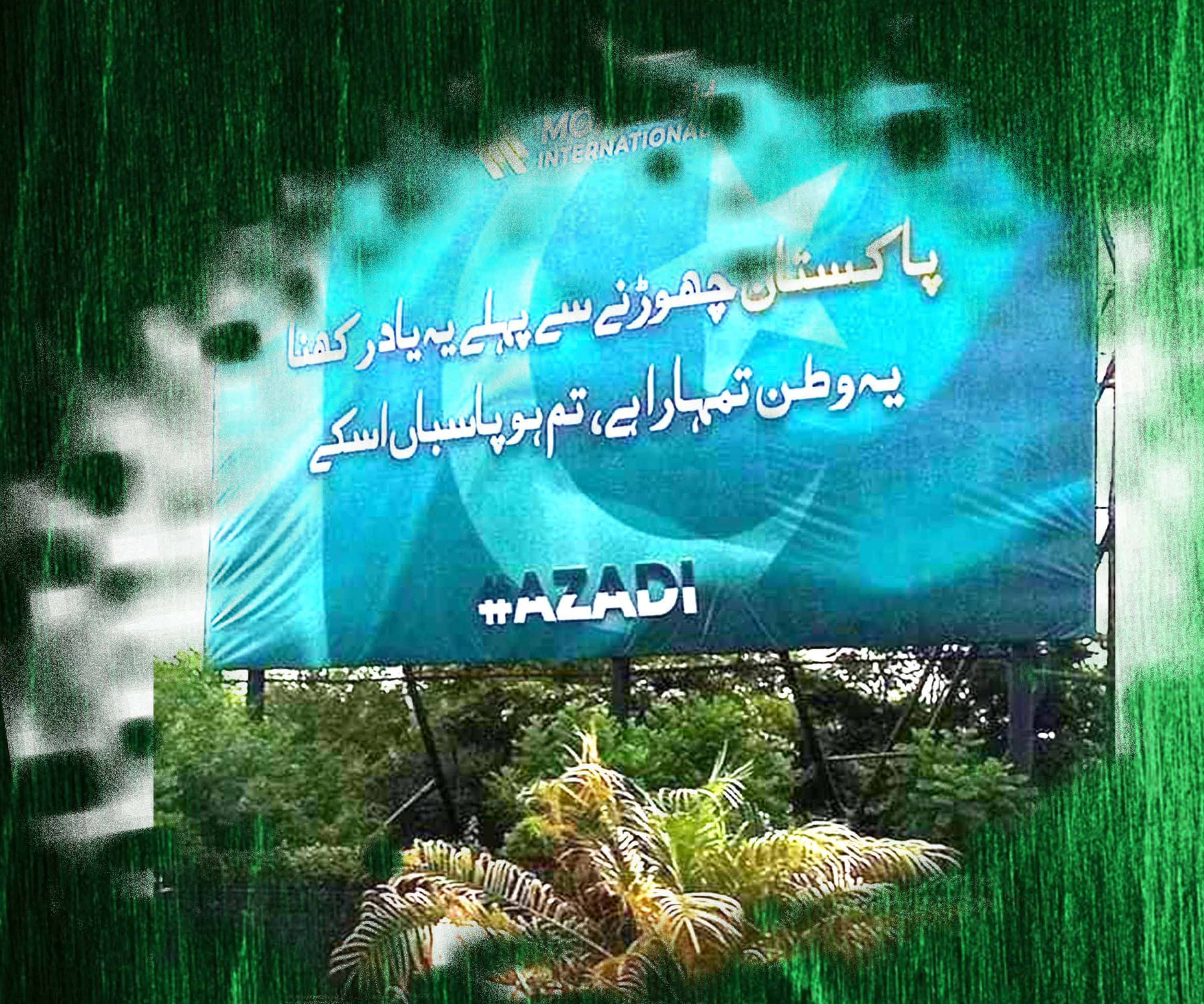
سوشل میڈیا پر کانسٹیبل کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس
میں انہیں پنجاب پولیس کے سینیئر افسران کے لیے
نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہوئے دیکھا اور سنا جا سکتا
ہے۔



independenturdu.com
پولیس افسران کو گالیاں دینے والا کانسٹیبل نفسیاتی مریض
نکلا

فرق یہ ہے کہ اگر یہ گالیاں کوئی پشتون یا بلوچ دیتا تو جیل کی ہوا کھا کر نفسیاتی مریض بنتا

بولتی تصویریں



14 اگست کے موقع پر مبارکباد کا سچا پیغام!

بولتی تصویریں



independenturdu.com

ہیلی کاپٹر واپس کیوں جا رہے ہیں: لفٹ میں پھنسے شخص کا سوال

کیونکہ یہ بچانے کیلئے نہیں، مارنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں

بولتی تصویریں

Independent Urdu

1d ·

پاکستان فوج کے شعبہ تعلقات عامہ نے بدھ کو بتایا کہ آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ملک کو غیر مستحکم کرنے والے عسکریت پسندوں کو ہتھیار ڈالنے تک نشانہ بنایا جائے گا۔



independenturdu.com

عسکریت پسندوں کو ہتھیار ڈالنے تک نشانہ بنائیں گے: آرمی چیف

383

99 comments • 1 share

ادارے کے بیانات پر ری ایکشنز چیک کریں!

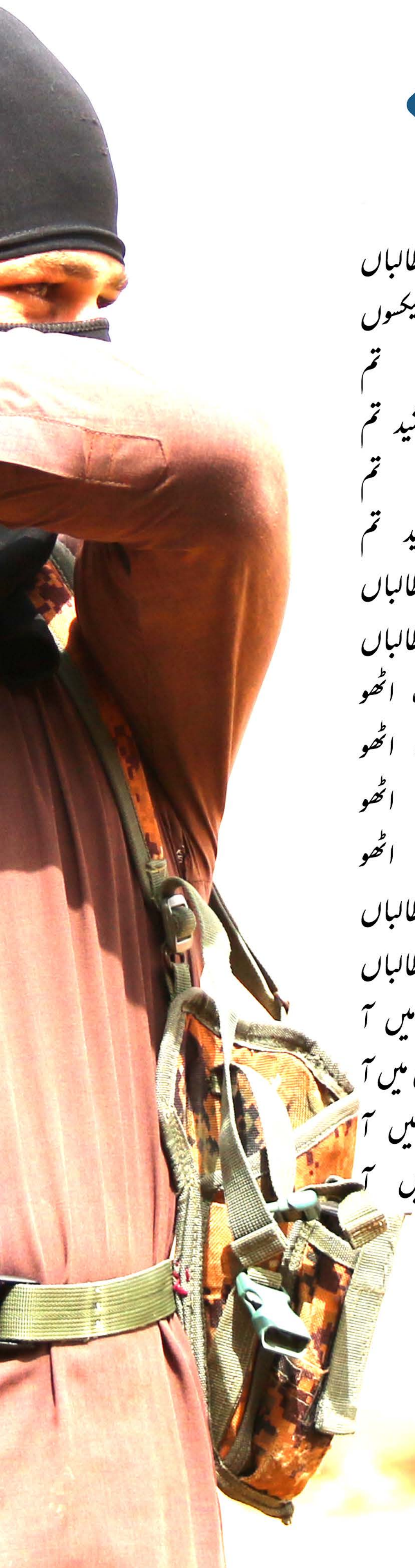
بولتی تصویریں



کیا ریسکیو آپریشن کرنے والے فوجیوں کے پاس وردیاں نہیں تھیں؟

اثر خامہ

عمر عزام



میرا دل طالباں، میری جاں طالباں
دولت دین کے پاسباں طالباں
خوف جن کا واشنگٹن میں، لندن میں ہے
دبدبہ روس و بھارت کے خرمن میں ہے
غلغلہ دیکھ جمہور کے رن میں ہے
تھرتھراہٹ تشیع کے آنگن میں ہے
بول اٹھے سب کے سب یک زباں طالباں
میرا دل طالباں میری جاں طالباں

چیخ اٹھا ظلم، اہل اماں آگئے
چیخے ظلمت کدے، کہکشاں آگئے
اور کڑی دھوپ میں سائباں آگئے
کشتی دین کے پاسباں آگئے
ظلمتوں میں سحر کی اذاں طالباں
میرا دل طالباں، میری جاں طالباں

ابن خالد ہو تم، ابن ضرار تم
دور حاضر کے خباب و عمار تم
غزنوی اور ایوبی کی للکار تم
نیند میں ساری امت ہے، بیدار تم
بیکسوں کے لئے ارمغاں طالباں
میرا دل طالباں، میری جاں طالبا بیکسوں

اور اسیروں کی امید تم
ظلمتِ شب میں ہو عکس خورشید تم
حامل رایتِ نور توحید تم
ہو زمانے میں زندہ و جاوِید تم
ہیں کڑی دھوپ میں سائباں طالباں
میرا دل طالباں، میری جاں طالباں

وقت کی ہے صدا اہل ہمت اٹھو
کہہ رہا ہے خدا، بہر نصرت اٹھو
اب خدارا! جوانان ملت اٹھو
تھام لو اسلحہ، اہل غفلت اٹھو
کر چکے ساری حجت عیاں طالباں
میرا دل طالباں، میری جاں طالباں

رب کا قرآن کہتا ہے میداں میں آ
راہ باطل سے ہٹ، حق کے داماں میں آ
ظلمتوں سے نکل، راہ تاباں میں آ
نوجواں! حلقۂ اہل ایماں میں آ
منزلِ حق کا روشن نشاں طالباں
میرا دل طالباں، میری جاں طالباں